

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

بر ذکر ولادت با سعادت و کائناتنا علیہ التحیۃ والتسلیم  
المستطی

# بیان المیلاد النبوی

للمحدث اثبت الجوهري

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث: المتولد سنة ۵۱۰ المتوفى سنة ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل حبیل علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی (کاکا خیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ سواد اعظم  
موجی گیٹ لال کھوہ لاہور

قیمت آٹھ آنے

مطبوعہ نعیمی پرنٹنگ پریس



## ۱۳۵۸۹ بسم الله الرحمن الرحيم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَبْرَزَ مِنْ غُرَّةِ عَرْقٍ مِنَ الْحَضْرَةِ صَبِيحًا مُسْتَنِيرًا  
 وَأَطْلَعَ فِي أَفْلَاكِ الْكَمَالِ مِنْ بَرُوجِ الْجَمَالِ شَمْسًا وَقُورًا  
 مُنِيرًا وَآخِرَ جِجَمَةٍ مِنْ جَلَالِ أَشْجَارِ الْفَتْقِ ثَمَرًا نَسْبِيَّةً  
 وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا دِلْعَالَهُمْ نَظِيرًا + رَفَعَ رَايَاتِ الْإِبْدَانِ  
 بِظُهُورِ اللَّهِ وَلِيَّةِ الْمُحَمَّدِ بَيْتِ فَهَمٍّ سَارَ تَحْتَهَا كَانَتْ  
 مُسَوِّدًا أَقْنَصُورًا + وَكَمَّلَ الشُّعُورَ بِأَشْرَفِ مَقَاطِرِ  
 حَوَى شَرَفًا وَفَضْلًا غَزِيرًا وَآخَذَ لَهُ الْعُهُودَ عَلَى سَائِرِ  
 مَخْلُوقَاتِ الْوُجُودِ تَعْظِيمًا لَهُ وَتَوَقِيرًا فَسَبَّحَاتِ مَنْ  
 صَوَّرَهُ فَاحْسِنَةً تَقْصِيْرًا وَصَانَةً مِنَ الرَّجْسِ وَحَمَاهُ  
 مِنَ الدَّسِيسِ وَطَهَّرَهُ تَطْهِيرًا وَاخْتَارَ لِحِجَالِ كَمَالِ طَلْعَتِهِ  
 مِنَ الْأَمْكَاتِ بَطُونًَا كَمَا اخْتَارَ لِرَّحْمَةِ بَهْجَتِهِ مِنَ الْأَبَاءِ  
 ظُهُورًا وَجَعَلَهَا لِمَنْ صَوَّرَ صَدَقَتْ جَوْهَرَةً نَفْسُ الْفَيْسَتِ  
 الزَّكِيَّةِ بِحُورٍ وَنَقَلَهُ إِلَى أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ فَعَدَا حَلَّتْ وَاحِدٍ  
 مِنْهُمْ إِلَى رَبِّهِ مُشْتَجِرًا فَإِنَّ مَرْتَبَتَهُ عَلَيْكَ وَإِنْ رِيسَ لِسَبَبِهِ  
 رَفَعَهُ إِلَيْكَ وَنَوَّحَ بِهِ فِي الْفَلَاحِ تَوَسَّلَ وَيُوسُفُ فِي  
 الدُّعَاءِ عَلَيْكَ عَوَّلَ وَالْخَدِيلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَابْنُ يَسْرَعِ  
 وَحَسْبُ سَيِّئِ اعْلَمَ قَوْلُ مَنْ يُمْكِنُ وَمَسْأَلُ رَبِّهَا أَنْ يَكُونَ مِنْ  
 أَقْسَمِهِ وَلَمْ يَزِدْ وَأَعْيَسَ بَشَرِيٍّ جَوْدِهِ وَطَلَبَ الْمُفْلِتِ إِلَى  
 أَكْبَرِ دُرَرِهِ وَأَرَادَ أَنْ يَكُونَ لَهُ نَصِيرًا الْأَخْبَارُ بِهِ  
 أَخْبَرَتْ وَالرَّهْبَانُ بِظُهُورِهِ بَشَرَتْ وَالْبَهْوَ اتَّفَقَ بِذِكْرِهِ  
 هَتَفَتْ وَالْجِبْنَ بِرِسَالَتِهِ أَمْنَتْ وَالْآيَاتُ بِأَسْمِهِ نَطَقَتْ



## بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے جس نے اپنی شانِ احدیت کے پر تو جہاں سے روشن صبح ظاہر فرمائی اور بروج النوار سے کمال کے آسمانوں پر چاند و سورج تاباں فرمائے۔ اور شجاعت و لبابت کے جلیل المرتبت درختوں سے نبوت کا ایسا پھل نکالا جس کا سایہ جہان میں کوئی نظیر و مثیل نہیں۔ اور سطوت و ہیبت محمدیہ (صلوات اللہ علیہ) کے ظہور سے ابدیت کے جھنڈوں کو سر بلند فرمایا۔ لہذا جو اس کے زیر سایہ چلا وہ تائید یافتہ اور منصور و مظفر رہا۔ اور تمام بخت آور شخصوں کو ایسے مکرم و مشرف کی ولادت سے مکمل فرمایا جو شرافت اور فضل کثیر کے حاوی ہیں۔ یہ وہ مورور مسطور ہے جس کے لیے عالم وجود میں تمام مخلوقات سے تعظیم و توقیر کا عہد و پیمان لیا۔ لہذا وہ ذات مقدس پاک ہے جس نے انہیں بہترین صورت سے پیدا فرمایا اور انہیں ہر قسم کی آلائشوں سے محفوظ رکھا اور ہر غل و غش سے بچایا اور انہیں انتہائی پاک و ستھرا بنایا۔ اور ان کی جلالت والی طلعت کمال کے لیے ان کی ماؤں کے شکموں کو پسندیدہ اور خاص بنایا۔ جس طرح ان کے آباؤ اجداد کے اصحاب کو دل پسند موتی کی مانند برگزیدہ بنایا۔ اور ان اصحاب کو ان کے نفیس و پاکیزہ وجود کے عطف کی حفاظت کرنے والے دریا قرار دیئے۔ پھر وہ یکے بعد دیگرے نبیوں کی صلیبوں میں منتقل ہوئے رہے اور ہر ایک نبی نے اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی سے) ترسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ انہیں کے وسیع سے قبول ہوئی اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں رفع کیا گیا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں میں انہیں کا وسیع پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعائیں اسی وسیع پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو تشفیج لائے اور



وَالْأَسْرَةُ بِمَلُوكِهَا تَزَلَّتْ وَجُيُورَةُ سَاوَةً عِنْدَ وَلَا تَبْتَ غَارَتْ  
 وَفَاخُوزُ وَادِي سَهَادَةٍ وَكَمْ مِنْ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَفَارَتْ وَانْشَقَّتْ أَيْوَاتُ  
 كِرَامِي وَشُرْفَاتُهَا تَنَاشَرَتْ وَمَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ تَبَا شَرَبَتْ  
 وَالسَّمَاءُ بِبَنُورِهَا حَرِسَتْ وَالشَّهْبُ الشَّوْاقِبُ لِمُسْتَرْقِ السَّمْعِ  
 رُحِمَتْ وَابِلَيْسُ نَادَى عَلَى نَفْسِهِ يَا وَيْلًا وَثُبُورًا وَوَضَعَتْهُ أَقْصَا  
 أَمْسِنَةُ مَحْتَسُونَ نَا قُلْهُنَّ لَا مَطْيَبًا مَسْرُورًا وَهُوَ سَاجِدٌ عِنْدَ وَضَعِ  
 كَرَفَعًا بِأَصْبَعِهِ إِلَى السَّمَاءِ مُشِيرًا وَهَلَا جَبَرِيَّةً وَتَبَرَكْتَ  
 بِهَا إِسْرَافِيَّةً وَحَقَّتْ بِهَا الْمَلَائِكَةُ بِالْكُبَيْرِ وَالتَّهْلِيلِ وَكَلَّمَ  
 أَسْبَحَ بِجَمَالِ طَلْعَتِهِ فَرِحَاهُ مَرُورًا وَرَقِصَتْ لُكُوتُ فَرَحِهِ  
 وَمَا جَ مَرِحًا وَاهْتَرَأَ الْعَرْشُ لَيْلَةً مِيلَانِيَّةً وَتَجَلَّى الْحَقُّ عَلَى  
 عِبَادِهِ وَجَبَرِ كَسِيرًا وَاعْنَى فَقِيرًا وَشَرَفَ بِمَحَاسِنِ أَوْصَافِهِ  
 تَوَلَّيْتَهُ وَانْجَمِيلًا وَفَرَقَانًا وَزَبُورًا نَادَى الْمُنَادِي قَدْ وَلَدَ  
 الْحَبِيبُ الْهَادِي الَّذِي مِنْ صَلَوةٍ عَلَيْهِ مَرَّةً صَلَوةً اللَّهُ عَلَيْهِ  
 بِهَا عَشْرًا وَضَاعَفْنَا أَجُورًا وَنَادَى الْعَلَّيُّ الْأَعْلَى يَا أَيُّهَا  
 الْبَيْتُ إِنَّا أَنْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَقْ مُبَشِّرًا أَقْ نَذِيرًا

صَبَّحَ الْهَدَى مَلَأَ الْوُجُوهَ سُرُورًا  
 لَهَا بَدَأَ أَجْمَعُ الْحَبِيبُ مِنْزِيلًا  
 ہدایت کی صبح نے دنیا کو خوشی سے بھر دیا  
 جب حبیب خدا کے نورانی چہرے نے ظہور فرمایا  
 طَلْعَتْ يَاشْهُرُ الرَّبِّ بِعِيشٍ مُشْرِفًا  
 بَدَأَ أَيْفُوقُ مَعَ الْجَمَالِ بَدُورًا  
 اے ماہ ربیع الاول تو نے ایسا شرف و تاب  
 جو اپنے حسن و جمال سے تمام مانتابوں پر فائز  
 وَاقِ النِّسِيمِ مَعْطَرًا وَمُبَشِّرًا  
 بَقْدُ وَهَذَا حَمْدُ الْأَنَامِ نَذِيرًا  
 نسیم صبح نے خوشبو پھیلا کر محفوق خدا کو بشارت و نذیر  
 دالے اور ڈور سناتے دالے احمد مجتبیٰ کی تشریف آوری کی خبر دے



اور بادشاہوں کے شہ نشینوں میں زلزلہ پڑا اور دریائے ساوہ آپ کی ولادت کے وقت خشک ہو گیا اور دریائے سعادہ جو پہلے سے خشک تھا بوقت ولادت جاری ہو گیا۔ بکثرت چشے جاری ہوئے اور جو کشتی مارنے لگا۔ شاہ فارس کا محل پھٹ گیا۔ اور اس کے کنگرے گر پڑے۔ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے خوشیاں منائیں اور آپ کے نور سے فضا کے آسمانی بھر گئی۔ اور شہاب ثاقب نے چھپ کر سننے والے (سرکش شیاطین و جنات) کو سنگسار کیا۔ اور خود ابلیس نے اپنے اوپر یاد دلا دیا ثورا (اے میری خرابی اے میری تباہی) کا شور مچایا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو غنہ کردہ آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا۔ خوشبوؤں میں بسا ہوا اور خوش و غرم تولد کیا۔ بوقت ولادت آپ کی حالت یہ تھی کہ آپ سر بسجور اور آسمان کی طرف اپنی انگشت مبارک اٹھائے ہوئے اشارہ کر رہے تھے حضرت جبریل نے آپ کو اٹھایا اور اسرافیل نے آپ سے برکت لی اور فرشتوں نے تکبیر و تہلیل کے ساتھ آپ کو جھرمٹ میں لے لیا اور سب ہی آپ کے حسن و جمال سے مسرور اور باغ باغ ہو رہے تھے اور دنیا خوش ہو کر جھومنے لگی۔ مسرت و انبساط کا اظہار کیا اور آپ کی شب ولادت عرش الہی میں جنبش ہوئی اور تجلی حق اپنے بندوں پر جلوہ ریز ہوئی۔ ان کی شکستہ دلی کو در کر کے فقیر کو غنی کیا اور آپ کے اوصاف حسنہ سے توریث انجیل اور فرقان و زبور کو مشرف فرمایا۔ اور پکارنے والے نے پکارا کہ ”بلاشبہ اللہ کے حبیب نے تولد فرمایا جو ایسا ہدایت کرنے والا ہے جس نے آپ پر ایک دفعہ درود سلام پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس گنا رحمت اور بے حساب اجر و ثواب عنایت فرمائے گا اور خود علی اعلیٰ یعنی ذات باری تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نبی ہم نے آپ کو شاہد (حاضر و ناظر) بشارت دینے والا اور ڈر سناتے والا رسول بھیجا۔



لَمَّا بَدَأَ وَجْهًا لِحَبِيبٍ تَهَلَّلَتْ

حبیب خدا کے چہرہ اُورنے جب ظہور فرمایا تو  
والحدود فی غرف الجنان تباشرت  
جنتی حوریں نے جنت میں خوشیاں منائیں  
فی دکل عصی کر کے مسوا کرتے  
ہر زمانہ میں آپ کی ولادت کی تحفیں متواتر ہوتی رہیں  
احبار اخبار الکتاب تظاہرت  
کتب سماوی کے علماء برابر خبریں دیتے رہیں  
اللہ شرف احمد ان کی گواہی  
اللہ تعالیٰ نے احمد محبتی کے نام کے ذکر

کو مشرف فرمایا۔

هُوَ سَيِّدُ الْكَوْنِ حَقًّا لَا يُرَى

حق یہ ہے کہ آپ دونوں جہان کے ایسے سرور ہیں جن کا دونوں جہان میں کوئی نظیر  
کبھی نہ دیکھا گیا۔

لَمَّا تَشَفَّعَ أَنْ تُرَبِّحَ حَمْدُ

جب آدم نے محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلے سے شفاعت مانگی تو خدا نے

انہیں بخش دیا وہ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

وَصَحَّحَ الْكَوْنُ فِي السَّفِينَةِ قَدْ نَجَّى

اسی طرح آپ کے وسیلے سے نوح نے کشتی میں نجات پائی طوفان سے تم کسی بھی باخبر سے پوچھو

فَارَ الْخَلِيلُ بِأَحْمَدٍ قَدْ أُحْمِدَتْ

حضرت خلیل کے لیے ہمارے سرور حضور ہی کے طفیل محمدی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

كُلُّ الْبَقَاعِ وَقَدْ نَطَقْنَ شُكْرًا

پورے زمین کا ہر حصہ شکر اُٹھائی میں گویا ہوا

وَقَضَتْ بِمِيلَادِ الْبَشِيرِ تَدْفِئُ

اور حضور کی ولادت پر انہوں نے نذریں گزاریں

أَنْتَ سَوْفَ يَظْهَرُ هَادِيًا وَنَحِيرًا

کہ بہت جلد آپ ہادی ناصر بنظر ظہور فرمائے گئے ہیں

وَلَقَدْ أَبَانَ بِسْمِي الْكَافِرُ

اور بلاشبہ کفر میں بھی اس مخفی خزانے کی خبر دی

وَحَبَاةٌ فَضْلًا فِي الْأَنَامِ كَثِيرًا

اور آپ کے سارے جہان میں بڑی

بزرگی عطا فرمائی۔

أَبَدًا أَلَى فِي الْعَالَمِينَ نَظِيرًا

کبھی نہ دیکھا گیا۔

غَفَرَ الْإِلَٰهَ لَكَ وَكَانَ غَفُورًا

خدا نے آپ کے لیے وسیلے سے شفاعت مانگی تو خدا نے

من يَمِينٍ فَاَسْأَلُ بِذَلِكَ حَبِيبًا

میں نے آپ کے لیے وسیلے سے نجات پائی طوفان سے تم کسی بھی باخبر سے پوچھو

لَمْ يَلَا ذَاكَ شَيْءٌ فِي الْوُقُودِ سَعِيدًا

حضرت خلیل کے لیے ہمارے سرور حضور ہی کے طفیل محمدی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔

تَوَدَّ أَكْبَارُ زَيْدًا وَبُحْرًا

حضرت خلیل کے لیے ہمارے سرور حضور ہی کے طفیل محمدی کی گئی اگر آپ نہ ہوتے تو وہ آگ اور زیادہ بھڑکتی۔



قَوْلُهُ مَا خَلَقَ الْوُجُوهَ بِأَسْرَرٍ هَذَا الْفَخَارُ وَلَا أَقُولُ لَهُ نَحْسِيرًا  
 اگر آپ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کی جاتی۔ یہ فخر کی بات ہے یہیں انکار کی بات نہیں کرنا  
 بَشَرًا كُمَيَّا أَهْتَا الْهَادِي حَامِسًا  
 ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو۔ بروز قیامت آپ ہی کے  
 طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔

فَعَلَّمْتُمْ حَقًّا بِأَشْرَفِ مُرْسَلٍ خَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ بَابُ يَاءٍ وَحَصْنٍ رَا  
 تم بجا طور پر افضل الرسل کے ذریعہ بزرگ تر بنائے گئے تم ہی بہترین مخلوق  
 ہو خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔

صَلَّى عَلَيْكَ اللَّهُ بِرَبِّي دِي اِثْمًا مَاى اَمِت الدُّنْيَا وَزَادَ كَثِيرًا  
 میرا رب اللہ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل کرے جب تک یہ دنیا ہے آپ پر رحمتیں  
 ہی زیادہ فرمائے۔

## قَوْلُهُ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ  
 شَاهِدًا أَنَّنِي شَاهِدُ الرُّسُلِ  
 بِالْقَبْلِغِ وَمُبَشِّرًا لِّمَن  
 كَدَّ مَبِّ الْمَنَارِ  
 اے نبی ہم نے آپ کو شاہد یعنی رسولوں  
 کی تبلیغ کی شہادت دینے والا اور  
 مبشر یعنی جو ایمان لائے اسے جنت  
 کی بشارت دینے والا اور نذیر یعنی  
 جھٹلانے والے کے لیے دوزخ سے

ڈرانے والا بھیجا۔

## قَوْلُهُ تَعَالَى

شَاهِدًا أَعْلَى الْعَامَّةِ وَمُبَشِّرًا  
 بِأَكْرَامَةٍ وَنَذِيرًا لِلْعُرَاةِ  
 قَوْلِ أَعْيَا لِلْسَّلَامَةِ وَمَسْرَاجَا  
 اللہ تعالیٰ کے قول شاہد اسے مراد  
 سب پر شہادت دینے والا اور  
 مبشر اسے کرامت و بزرگی کی بشارت



مَنْ يُرِي الْأَهْلَ الْإِسْتِقَامَةَ - دینے والا اور نذیر سے اعمال کی  
سزا پانے سے ڈرانے والا اور داعی سے سلامتی کی طرف بلانے والا اور  
سراج منیر سے سیدھی راہ چلنے والوں کے لیے آپ روشن چراغ مبین مراد ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے

بیشک ہم نے آپ کو شاہد یعنی نبیوں  
کی گواہی دینے والا اور مبشر یعنی دلیوں  
کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی  
بد بختیوں کو ڈر سنانے والا اور داعی  
یعنی متقیوں کو دعوت دینے والا اور

سراج منیر یعنی برگزیدہ لوگوں کے لیے روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

قَوْلُهُ تَعَالَى

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا أَعْلَى  
شَاهِدًا الْأَنْبِيَاءِ وَمُبَشِّرًا  
لِلْأَقْلَامِ وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا سِرَاجًا  
مُنِيرًا لِلْأَصْفِيَاءِ -

قَوْلُهُ تَعَالَى

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا  
أَعْلَى شَاهِدًا أَعْلَى الشُّهُودِ  
وَمُبَشِّرًا لِّلْأَهْلِ السَّجُودِ وَنَذِيرًا  
لِّلْأَهْلِ الْجُودِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا سِرَاجًا مُنِيرًا  
عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

والا اور سراج منیر یعنی پل صراط پر روز قیامت روشن چراغ کر کے بھیجا۔

قَوْلُهُ تَعَالَى

شَاهِدًا أَعْلَى شَاهِدًا  
لِّلْعَابِدِينَ وَمُبَشِّرًا لِّلْمُؤْمِنِينَ  
وَنَذِيرًا لِّلْمُجَاهِدِينَ وَدَاعِيًا

اللہ تعالیٰ کے قول کا مطلب یہ ہے  
کہ شاہد یعنی عبادت کرنے والوں کے  
لیے گواہی دینے والا اور مبشر یعنی



للمُرِيدِينَ سِرَاجًا مُنِيرًا  
لِلنَّاسِ أَجِدًا يُنِيرُ -  
یعنی ارادتمندوں کو بلانے والا اور سراج منیر یعنی واسطے باشندہ کے لیے روشن چراغ کر کے بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ  
اسے نبی ہم ہی نے آپ کو بھیجا یعنی مبعوث  
کیا شاہد کر کے یعنی اپنا گواہ بنا کر اور  
مبشر یعنی ہماری جانب سے مسلمانوں  
کو بشارت دینے والا اور نذیر یعنی ہم  
سے ڈرانے والا اور سراج یعنی ہماری  
وجود کے لیے چراغ اور منیر یعنی ہمارے  
وجود پر روشنی ڈالنے والا بھیجا۔ گویا  
کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے حبیب  
میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں واحد  
ہوں تو آپ بشیر ہیں میں خیر ہوں تو  
آپ نذیر ہیں اور میں قدیر ہوں تو  
آپ داعی ہیں میں قاضی ہوں تو آپ  
گواہ ہیں، آپ گواہی دیں میں قبول  
فرستادوں گا۔ تم مسلمانوں کو بشارت  
دے دو اور میں ان کی عزت افزائی کروں  
گا۔ کیونکہ میں ہر اس ایمان دار کی  
مشققت کرنے میں کم کمل گا جو مجھ پر

قَوْلُكَ تَعَالَى  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ  
كَرْمَ بَعَثْنَاكَ شَاهِدًا لِلنَّاسِ  
مُبَشِّرًا وَمَنذِرًا يُؤْتِي الْأَعْيَانَ  
الْيَتَا وَسِرَاجًا يُنِيرُ الْبُظُورَ  
عَلَى رُجُومٍ نَّارًا، وَكَانَتْ تَعَالَى  
يَقُولُ يَا حَبِيبُ يَا مُحَمَّدُ  
أَنْتَ الشَّاهِدُ وَأَنَا الْوَاحِدُ وَأَنْتَ  
الْبَشِيرُ وَأَنَا الْخَبِيرُ أَنْتَ النَّذِيرُ  
وَأَنَا الْقَدِيرُ أَنْتَ الدَّاعِي وَأَنَا  
الْقَاضِي، أَشْهَدُ أَنْتَ قَاضٍ  
أَنَا مُبَشِّرٌ أَنْتَ وَكَرْمًا، فَأَنْتَ  
كَرِيمٌ بِالْمَغْفِرَةِ لِمَنْ آمَنَ بِكَ  
وَصَدَّقَكَ وَأَقْرَأَكَ أَنْتَ قَاضٍ  
قَدِيرٌ عَلَى الْإِنْتِقَامِ مِنْ أَشْرَافِ  
بَنِي دَاوُدَ وَاسْتَكْبَرَ وَأَنْتَ  
قَاضٍ قَاضٍ بِالْحَقِّ عَلَى مَنْ طَاعَ وَغَضَى  
أَوْعَانَ وَاسْتَغْفَرَ وَاجْتَبَى لَكَ



وَلَمَنْ تَبِعَكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ ، - ایمان لائے اور آپ کی تصدیق و اقرار کرے۔ آپ لوگوں کو ڈرائیں کیونکہ میں جرم کی کبتا دینے پر قادر ہوں خواہ وہ جرم میرے ساتھ شرک کر کے ہو یا میرا انکار و تکبر کر کے ہو۔ اور آپ لوگوں کو بلائیں کیونکہ میں حق و انصاف کا قاضی و حاکم ہوں۔ میں مطیع و نافرمان اور سرکش و توبہ کرنے والے کا فیصلہ کروں گا۔ اے سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی وجہ سے اس کی دعا قبول کروں گا جو آپ کی پیروی کرے۔

وَقَالَتِ الْعُلَمَاءُ ، قَالُوا اللَّهُ سُبْحَانَهُ  
سِرَاجًا لَمْ يَتَّصِلْ بِدَلِيلٍ  
قَوْلُهُ تَعَالَى أَلَمْ تَرَ كَيْفَ خَلَقَ  
اللَّهُ سَبْعَ سَمَوَاتٍ طِبَاقًا  
جَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُجُومًا  
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا وَكَفَا  
أَنَّ الشَّمْسُ نُورٌ مِنَ السَّمَاءِ  
الَّذِي بَعَثَ إِلَى الْأَرْضِ فَمُحَمَّدٌ  
شَمْسٌ الْأَكْوَافِ طَبَقِ نُورٌ  
عَيْنِ الشَّرِيفِ وَالتَّكْفُرُ وَالطُّغْيَانُ  
نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے پیکار ہیں۔ جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی طغیان کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے  
وَسَمَّاكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
سِرَاجًا لَمْ يَتَّصِلْ بِدَلِيلٍ  
الْظُّلُمَاتِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهِ  
وَكَبِيرُ الْمَوْمِنِينَ يَا تَبَّ لَهُمْ قَوْمٌ

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سراج رکھا اور سراج کے معنی آفتاب کے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ،  
الْمُ تَرْكِيْفُ خَلْقِ اللَّهِ الْإِلَهِ يَعْنِي كَيْفَ تَمَّ  
نَهْ دِيكْهَا كَهْ اللَّهُ نَهْ يَكْنِي بَعْدَ دِيكْهَا سَاتِ  
آسمانوں کو پیدا کر کے ان میں چاند کو منور کرنے والا اور آفتاب کو سراج یعنی روشن کرنے والا بنایا۔ جس طرح چوتھے آسمان کا سورج زمین کے لیے نور ہے تو اسی طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کے پیکار ہیں۔ جن کے نور کی چمک نے شرک و کفر اور سرکشی طغیان کی آنکھوں کو چکا چوند کر دیا ہے  
اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سراج اس لیے رکھا کہ آپ ہی تاریکی میں راہ ملتی ہے جس طرح چراغ سے روشنی حاصل



اللَّهُ فَضْلًا كَبِيرًا قَدْ كُنْ رَسُولُ  
 اللَّهِ وَسَمَاعُ أَحَادِيثِهِ يَزِيدُ  
 فِي الْإِيمَانِ وَيُضَيِّقُ الْقُلُوبَ وَ  
 الْكِبَارُ بِأَنْوَاعِ الْعُرْفَاتِ فَإِنَّ  
 اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ مَحَبَّتَهُ  
 مَشْرُوطَةً بِمَحَبَّتِهِ وَطَاعَتَهُ مَقْرُونَةً  
 بِطَاعَتِهِ وَفِي كُفْرِهِ مَقْرُونَةً  
 بِزَيْنِ كُفْرِهِ وَبِيعَتَهُ مَقْرُونَةً  
 بِبِيعَتِهِ -

کیجاتی ہے اور آپ مسلمانوں کے لیے  
 اس طرح بشارت دینے والے ہیں  
 کہ آپ ہی نے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے اُن کے لیے فضل عظیم ہے  
 لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر  
 اور آپ کی حدیثوں کے سننے سے ایمان  
 میں زیادتی، دلوں میں روشنی اور  
 آنکھوں میں گوناگوں عرفان کی چمک حاصل  
 ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے  
 حضور کی محبت کو اپنی محبت کیساتھ مشروط کر کے آپ کی طاعت کو اپنی طاعت  
 اور آپ کے ذکر کو اپنا ذکر اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت سے متصل و پیوستہ کیا۔

وَمَنْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي الْحَسَنِ  
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِنَّهُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
 رَبُّ الْعَالَمِينَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ  
 وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمَجْلِبِينَ سَيِّدُ  
 جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ  
 الَّذِي تَقْبَلُ أَدْمَرُ بَيْنَ الْمَاءِ  
 وَالْطِّينِ رَوْفٌ بِالْمُؤْمِنِينَ شَفِيعٌ  
 الْمُنْزِلِينَ أَرْسَلَهُ اللَّهُ إِلَى كَافَّةِ  
 الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ كَمَا قَالَهُ

امیر المؤمنین سیدنا ابوالحسن علی بن  
 ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے  
 کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوالحسن  
 بیشک محمد و سب اہلین کا رسول،  
 خاتم النبیین، روشن پیشانی اور روشن  
 ہاتھ پاؤں والوں کا رہبر اور تمام انبیاء  
 مرسلین کا سردار ہے آپ اس وقت  
 بھی نبی تھے جبکہ سیدنا آدم پانی اور  
 مٹی کے درمیان تھے (یعنی وہ ابھی  
 پیدا بھی نہ ہوئے تھے) آپ مسلمانوں،



سُبْحَانَكَ فِي كِتَابِ الْمُبِينِ  
وَبِكَتُ رَسُولُكَ إِلَهُ الْخَائِسِينَ  
الْبَيْتِينَ صَاحِبِ الْحَقِّ مِنَ الْمُقَدَّسِينَ  
وَالْمَقَامِ الْمُحْمَدِيِّ وَاللَّوَاءِ  
الْمُكْدِيِّ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى  
فِي السُّورَةِ الْمَوْعُودِ بِإِمَامِهَا تَحِيَّ  
قُرَشِيٍّ أَصْلُهُ أَدْحِيٌّ وَفُرْعُهُ  
نِزَارِيٌّ وَحَسْبُهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ  
وَنَسَبُهُ إِبْرَاهِيمِيُّ وَبَقْعُهُ  
حِجَابِيٌّ وَشَخْصُهُ عَلَوِيٌّ وَ  
نُورُهُ قَسْرِيٌّ وَقَلْبُهُ رَحْمَانِيٌّ  
لَرَسُولٍ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا  
يَأْتِيهِ مِنَ الدَّاهِيَةِ وَلَا  
بِالْقَصِيرِ الدَّائِيَةِ أَبْيَضُ  
اللَّحْنُ كَغَفِيْفَةِ الشَّفِيرِ  
مَدَقُّ الْوَجْهِ كَتُّ الشَّعْرِ  
شَدِيدُ سَوَادِهِ وَلَهُ شَعْرُ  
تَابٍ فِي جَسَدِهِ كَأَنَّهُمَا الْمُسْكُ  
الَّذِي قُرْأَطِيبٌ مِنَ الْمُسْلَى  
رَأْحَتُهُ وَأَمِيحُ النَّاسِ كَفًّا  
وَإِنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ أَوْ صَافَحَهُ  
وَحَدَّثَ فِي يَدِهِ رَأَيْتَهُ الْمُسْلَى

پہرہ بربانی، گنہگاروں کی شفاعت  
کرنے والے ہیں۔ اللہ نے آپ کو  
تمام مخلوق کی طرف رسول کر کے بھیجا۔  
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب  
مبین میں فرمایا۔ لیکن رسول اللہ  
و خاتم النبیین الایہ۔ آپ اللہ کے  
رسول اور آخری نبی ہیں۔ آپ اس  
عوض کے مالک ہیں جہاں پیارے  
آپیں گے۔ آپ مقام محمود پر فائز  
کھلے ہوئے دروازہ "درۃ محمد" والے  
اور روز قیامت شفاعت عظمیٰ کے  
مالک ہیں۔ آپ امام، ہاشمی، قرشی،  
نبی، حرم والے، مکی و ابطنی، اور  
تہامی ہیں۔ آپ اصلاً منسوب بہ  
آدم علیہ السلام اور فرعون منسوب  
بہ قبیلہ نزار ہیں آپ کا نسب ابراہیمی  
اور آپ کا نسب اسماعیلی ہے۔ آپ  
کا وطن حجاز ہے اور آپ کی شخصیت  
برتری ہے۔ آپ کا نور قمری اور  
آپ کا قلب رحمانی ہے۔ رب العالمین  
کے آپ رسول ہیں۔ نہ آپ دراز  
قامت ہیں اور نہ پستہ قد، سفید



ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَيَّامٍ رَاوِدَةً جَالِسًا  
فِي الْمَسْجِدِ كَأَنَّكَ الْقَمَرُ الْمُنِيرُ  
قَدْ طَلَعَ لَيْلَةً الْبَدْرَ لَيْلَةً  
كَمَالِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ  
النَّبُوَّةِ وَلَا يَسْلَمُ بِمَكْتُوبِهَا  
إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى فَمَنْ رَأَى خَاتَمَ  
النَّبِيِّينَ مُحَمَّدًا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَمَّنَ بِهِ أَوْ أَدَّى عَمَلًا  
بِمَحَبَّتِهِ اللَّهُ وَمَعْرِفَتِهِ وَقُرْبِهِ  
فَعَلَيْهِ أَلَّ يَتَّبِعَ نَبِيًّا وَ  
يُقْتَدَى بِسُنَّتِهِ وَيُطِيعَ رَسُولًا  
وَيَأْتِيَ بِهِ كَمَا قَالَ سُبْحَانَا  
فِي كِتَابِ الْمُنِيرِ -

رنگ، پاکیزہ خصلت، گول بشارہ  
والے گھنے بالوں والے جنکی سیاہی  
گہری تھی، اور آپ کے جسم انور  
پر دو بال ایسے تھے گویا وہ دونوں  
مشک تیز بو ہیں۔ ان کی خوشبو مشک  
سے زیادہ لطیف تھی۔ آپ سب سے  
بڑھ کر سخی ہیں۔ جب کوئی آپ کو  
سلام کرتا یا آپ سے مصافحہ کرتا تو  
وہ اپنے ہاتھوں میں مشک کی خوشبو  
کو تین دن تک محسوس کرتا اور جب  
بھی کوئی آپ کو مسجد میں رونق افروز  
دیکھتا تو ایسا محسوس کرتا کہ چودہویں  
رات کا چاند ہے جو پورے آپ تاب

سے روشن ہے اور آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان ہر نبوت تھی جسکی تحریر  
کو بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ لہذا جو حضور اکرم خاتم النبیین محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور آپ پر ایمان لائے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے  
قرب و معرفت کا دعویٰ کرے تو اس پر واجب ہے کہ اس کے نبی کا اتباع کرے  
اور آپ کی سنت کی پیروی کرے اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرے آپ  
کی بیعت کرے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا  
يُبَايِعُونَكَ اللَّهَ -  
بیعت کرتے ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت  
کرتے ہیں۔ حقیقتہً اللہ سے ہی



وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ

اللَّهُ —

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

يُحِبِّكُمْ اللَّهُ —

وَنُورِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ  
أَدَمَ أَكْرَمُ مَخْلُوقٍ عِنْدَ اللَّهِ وَلَا  
فَخْرِي أَنَا أَقْبَلُ شَافِعٍ وَأَقْلَبُ  
مُشَفِّعٍ وَأَقْلَبُ مَنْ تَشَفَّعَ عِنْدَ  
الْأَرْضِ وَأَقْلَبُ مَنْ يُؤَدِّيَنَ  
لَهُ بِالشَّجْوَى أَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا  
مُحَمَّدٌ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَأَنَا  
نَبِيُّ اللَّهِ وَنَبِيُّ السُّبُحَةِ وَنَبِيُّ  
الْمُحَمَّهِ وَنَبِيُّ الْمَلْهُمَةِ وَأَنَا  
الْمَاحِي وَأَنَا الْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ  
وَالْفَارِغُ وَالْخَاتِمُ وَعَبْدُ اللَّهِ  
وَالْبَشِيرُ وَالنَّذِيرُ وَالْأَمِينُ  
وَالْمَأْمُونُ وَالرَّسُولُ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ —

جس نے رسول کی پیروی کی بلاشبہ  
اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

فرما دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے  
ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں محبوب بنا لے گا  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی  
ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا میں  
اولادِ آدم کا سرور ہوں اور اللہ کے  
نزدیک ان سب میں مکرم ہوں اور  
فخریہ نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے  
پہلے شفاعت کرتے والا اور  
سب سے اول مقبول الشفاعت ہوں۔  
سب سے پہلے میں ہی وہ شخص ہوں  
جس کے لیے زمین ٹھن ہوگی۔

اور مجھے ہی (روزِ قیامت) سب سے  
پہلے خدا کے حضور سجدہ کرنے کی اجازت  
ملے گی۔ میں احمد ہوں اور میں محمد ہوں  
اور میں حبیب اللہ ہوں اور میں نبی اللہ  
نبی التوبہ، نبی الرحمة اور نبی المحرم ہوں  
میں ہی کفر و شرک کا مٹانے والا،

میں ہی لوگوں کو جمع کرنے والا (حاشر) سب کے بعد آنے والا (عاقب)  
راز مانے سے سرسبز کا کھولنے والا (فاتح) آخری نبی عبد اللہ، بشیر، نذیر، امین، مامون  
اور رسول رب العالمین ہوں۔



فَهُوَ السَّراجُ الْمُنِيرُ وَالْقَانِی وَ  
 الْمُقَدِّی وَ الْمُقَدِّی وَ الْمُقَدِّی  
 وَ الْمُقَدِّی وَ الْمُقَدِّی وَ الْمُقَدِّی  
 الْمُبِیْنُ وَ الْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ  
 وَ الْمُبَارَكُ وَ نُورُ الْأَمْسِ  
 وَ نُورُ اللَّهِ الَّذِی لَا یُطْفِئُ  
 سَیِّدُ النَّاسِ وَ سَیِّدُ الْبَشَرِ  
 وَ حَقِّقَةُ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ وَ خَیْرُ  
 الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمُنْصَرِّ الْأَعْلَى  
 وَ الْكَرَمُ لَدِیْهِ أَنْ مَرَحِبَتِ الرَّحْمَنِ

بہذا آپ سراج منیر، ہادی ہدی  
 مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین  
 برہان، شاہد، مبارک، نور الاعم  
 اور اللہ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ  
 بجھے گا۔ آپ سید الناس، سید البشر  
 مخلوق پر اللہ کی محبت، خیر الخلائق  
 صاحب ممبر اعلیٰ، اکرم اولاد آدم اور  
 جیب الرحمن ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

## الشعاع

رَبِّیْ لَدُنَّ مِنْ مَّرْسَلَاتِ الرِّضَا نَبَاً  
 وَ اَنْزَلَ النُّورَ دَعَا اَمَّا الْكَرْمُ فَهَدَا نَبَاً  
 ایسے نبی جسکی خبر برگزیدہ رسولوں سے ملی۔ جسکی والدہ مخلوق میں پاکیزہ اور نیکے والد  
 ان میں عزت والے ہیں۔

اَبِی الْقَلْبِ الْاَحْمَرِ اَشْرَفُ مَرْسَلِ  
 وَ الْكَلْبُ سَيْفٌ عَنِ الْحَقِّ مَا نَبَا  
 دل نے انکار کیا بجز برگزیدہ رسولوں کی محبت کے لیکن وہ ایسی تلوار ہیں  
 جو امر حق سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرتیں۔

رَبِّیْ نَبِیُّ كُنْزِ فَضْلِی وَ كَلَمَ یُؤَلِّی  
 رَبِّیْ شَیْخُ تَرْشِیْعِ الْعُلُومِ مَكْمَلُ بَا  
 ایسے نبی ہیں جو صاحب فہم، اور ہمیشہ فضیلت کے خزانے ہیں اور ہمیشہ ہی  
 تربیت علوم سے آراستہ رہتے ہیں۔

وَ اَظْهَرَ فِي الْمَعْجَازِ سِحْرَ بِلَاغَةٍ  
 وَ بِالْغُصْنِ الْفَتَحِ احْزَابَهُ سَبَا  
 بلاغت کا سورہ معجزانہ پر ظاہر کرتے اور بوقت فتح مدد الہی سے کفار کو قید کرتے ہیں۔



هُوَ الْمُصْطَفَى الْمُبْعُوثُ لِلنَّاسِ رَحْمَةً

عَلَيْهِ سَلَامُ اللَّهِ مَا هَبَّتِ الْقُتُبُ

یہ برگزیدہ ہیں جو رحمت ہو کر لوگوں میں آئے ان پر اللہ کا سلام ہو جب تک بادِ صبا چلے۔  
عَلِيمٌ عَظِيمُ الْخَلْقِ وَالْخَلْقِ وَالْحَقِّ

عظیم اعظم خلق، حقیق عظیم اور عقل والے بشیر نذیر صادق القول اور برگزیدہ ہیں۔  
بِمَوْلَانَا قَدْ شَرِفَتْ مَلَكُوتُكَ كَمَا

اپنی ولادت سے مکہ کو ایسی بزرگی ملی جیسے مدینہ منورہ کو آپ کے روضہ النور سے شرافت ملی۔  
تَبَا شَرِيتِ الْاَكْوَانُ يَوْمَ مَرِي لَانِ

سارا جہان آپ کی ولادت کے دن پر خوشی کرتا۔ اور اس جشن میں مشرق و مغرب سب  
خوشیاں مناتے ہیں۔

وَفَاخَرَتِ الْاَرْضُ السَّمَاءُ بِاِحْمَدِ  
فَاَهْلَاقُ سَهْلًا بِالْحَبِيبِ وَمَرْحَبًا  
حضور کی ولادت پر زمین نے آسمان سے فخر یہ کہا۔ اب میں حبیب خدا

کو ہمارے سہل اور مرحبا کہتی ہوں۔  
قِيلَ كَتَبَ الرَّايُّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

خَلَقَ الْمَخْلُوقَاتِ وَخَفَضَ الْاَرْضَ  
وَرَفَعَ السَّمَاوَاتِ مَعْنَى قُبُصَتِ

قَوْلُ نُوْرٍ شَدَّ قَالَ لَهَا كُوْنِي  
مُجَدِّدًا اَفْصَارَتِ عَمُوْنَ اَقْوَمُ نُوْرٍ

مُصْعِدٌ حَتَّى اَنْتَهَى اِلَى حِجَابِ  
الْعَظَمَةِ فَسَجَدَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ

فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ لِيْذَلِكَ خَلَقْتُكَ  
وَبَسْمَتِكَ مُحَمَّدًا اَفَمِنْكَ اَبْدَاءُ

الْخَلْقِ وَ يَكْ اَخِيْمَةُ الرُّسُلِ

ایک روایت ہے کہ جب اللہ تبارک  
و تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما کر زمین  
کو فرش اور آسمان کو بلندی بخشی تو اللہ  
نے اپنے پر نور جمال سے ایک مٹی  
لے کر فرمایا۔ تو محمد ہو جا۔ تو وہ مشت  
نور ستون بن کر اتنا بلند ہوا کہ حجاب  
عظمت تک پہنچ گیا۔ پھر اس نور  
نے سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا۔ اس  
پر اللہ عز و جل نے فرمایا اے نور اسی  
وجہ سے میں نے تجھے پیدا کیا اور تیرا



ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَسَمَ  
نُورَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ أَقْسَامٍ فَخَلَقَ مِنْ  
الْقِسْمِ الْأَوَّلِ اللَّوْحَ وَ مِنَ الثَّانِي  
الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ الْكَتَبُ جَلَّ شَأْنُهُ  
لِلْقَلَمِ اكْتُبْ فَأَرْتَعَدَ الْقَلَمُ  
مِنْ كَيْبَةِ اللَّهِ تَعَالَى أَلْفَ مَسْنِيَّةٍ  
ثُمَّ

قَالَ أَيُّ رَبِّ وَمَا اكْتُبُ قَالَ  
اَكْتُبْ تَوْحِيدِي لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكُتِبَ  
الْقَلَمُ فِي لَوْحٍ وَاهْتَدَى إِلَى عِلْمِ  
اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي خَلْقِهِ وَ  
كُتِبَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْ مَرَّ بِصَلْبِهِ مِنْ  
أَطَاعَ اللَّهَ أَنْ خَلَعَ الْجَنَّةَ وَ مِنْ  
عَصَاةِ أَنْ خَلَعَ النَّارَ أُمَّةٌ نُوْحٍ  
مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ أَنْ خَلَعَ الْجَنَّةَ  
وَ مِنْ عَصَاةِ أَنْ خَلَعَ النَّارَ  
أُمَّةٌ إِبْرَاهِيمَ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ  
أَنْ خَلَعَ الْجَنَّةَ وَ مِنْ عَصَاةِ  
أَنْ خَلَعَ النَّارَ أُمَّةٌ عِيسَى مَنْ  
أَطَاعَ اللَّهَ أَنْ خَلَعَ الْجَنَّةَ وَ مِنْ

نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ لہذا  
تجھی سے خلق کی ابتدا کرتا ہوں اور تجھی  
پر رسولوں کو ختم کرتا ہوں۔ اس کے  
بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سید  
عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
نور کو چار جلدوں پر تقسیم کیا چنانچہ ایک  
سے لوح دوسری سے قلم پیدا فرمایا  
پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ کچھ  
تو قلم ایک ہزار سال ہیبت الہی سے  
کا پتار لیا۔ پھر قلم نے عرض کیا اے  
میرے رب کیا سکھوں؟ فرمایا ہاں  
ہوا میری توحید میں کچھ "لا الہ الا  
اللہ محمد رسول اللہ" چنانچہ قلم  
نے یہ سکھا۔ پھر وہ علم الہی کی ہدایت  
سے اس کی مخلوق کو سکھا۔ چنانچہ حضرت  
آدم علیہ السلام کی نسل و اولاد کے بارے  
میں سکھا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی اللہ  
اسے جنت میں داخل کرے گا اور  
جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے  
جہنم رسید کرے گا اور حضرت نوح  
علیہ السلام کی امت کے بارے میں سکھا  
جس نے خدا کی اطاعت کی اسے جنت



عَصَاةَ اَوْ خَلَدَ النَّارَ اُمَّةٌ مُحَمَّدٍ  
(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَنْ  
اطَاعَ اللّٰهَ اَنْ خَلَدَ الْجَنَّةَ مَنْ  
عَصَاةً، اَرَادَ الْقَلَمُ اَنْ يَكْتُبَ  
اَنْ خَلَدَ النَّارَ، فَاِنْ الشَّدَاءُ  
مِنَ الْعَلَى الْاَعْلَى، تَأْتِي بِقَلَمٍ  
فَانْشَقَّ الْقَلَمُ وَقَطَّبَ بِدِ الْقُدْرَةِ  
ثُمَّ جَنَّبَ فِي النَّوْحِ الْاَحْقَقُ مَطْنَمُ  
قَالَ الْقَلَمُ اَنْ رُبَّ مَا الْكُتُبُ  
قَالَ اُكْتُبْ اُمَّةٌ مَذْرُوبَةٌ  
رَبُّ غَمٍّ رُبُّ

کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی... قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ "اے  
جہنم میں داخل کرنے گا" تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نذر آئی۔ اے  
ادب کر، اس پر قلم شق ہو گیا اور دست قدرت سے اس پر قطرہ لگا۔ پھر  
محفوظ میں (روانی کے لیے) کہیں لیا گیا اس کے بعد قلم نے عرض کیا۔ اے میرے  
رب میں کیا سکھوں فرمان باری ہوا کہ "یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنے والا ہے"  
وَرَفَائِ وَهَبْ بَيْنَ مَنْبَسِي اَللّٰهُ  
قَالَ لَهَا خَلَقَ اللّٰهُ اَدَمَ وَنَاقَةَ  
فِي النَّوْحِ وَقَتَّحَ عَيْنِي وَ  
نَظَرُ اِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَخَرَا  
مَلَكُوتُ عَلَيْهِ سَلَامٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا  
اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ

میں داخل کرے گا اور جس نے اس  
کی نافرمانی کی وہ اسے جہنم میں بھیجے گا۔  
اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت  
عیسیٰ علیہما السلام کی امتوں کے بارے  
میں لکھا کہ جس نے خدا کی اطاعت کی  
وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور  
جس نے اس کی نافرمانی کی وہ اسے  
جہنم بھیجے گا۔ پھر اس نے امت محمدیہ  
(علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کے  
بارے میں لکھا کہ جس نے اللہ کی  
اطاعت کی اللہ اسے جنت میں داخل

کرے گا اور جس نے اس کی نافرمانی کی... قلم یہ لکھنا چاہتا تھا کہ "اے  
جہنم میں داخل کرنے گا" تو علی اعلیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نذر آئی۔ اے  
ادب کر، اس پر قلم شق ہو گیا اور دست قدرت سے اس پر قطرہ لگا۔ پھر  
محفوظ میں (روانی کے لیے) کہیں لیا گیا اس کے بعد قلم نے عرض کیا۔ اے میرے  
رب میں کیا سکھوں فرمان باری ہوا کہ "یہ امت گنہگار ہے اور رب تعالیٰ بخشنے والا ہے"  
وَرَفَائِ وَهَبْ بَيْنَ مَنْبَسِي اَللّٰهُ  
قَالَ لَهَا خَلَقَ اللّٰهُ اَدَمَ وَنَاقَةَ  
فِي النَّوْحِ وَقَتَّحَ عَيْنِي وَ  
نَظَرُ اِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَخَرَا  
مَلَكُوتُ عَلَيْهِ سَلَامٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا  
اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ



اِنْ مَرَّ اَيُّ رَبٍّ هَلْ خَلَقْتَ خَلْقًا هُوَ  
اَعْظَمُ عَلَيْكَ مَنِيٌّ قَالَ نَعَمْ  
يَا اِنْ مَرَّ هُوَ مِنْ فَرْقَتِكَ وَكَوْنِ  
لَا مَا خَلَقْتَ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ  
حَقًّا اَعْلَيْهَا السَّلَامُ وَقَدْ  
رَكِبَتْ فِيهِ الشَّهْوَةُ فَقَالَ اِنْ  
يَا رَبِّ وَمَا هَذِهِ قَالَ هَذِهِ  
اَمِّي حَقًّا اَوْ قَالَ يَا رَبِّ زَوْجِي  
اَيُّهَا قَالَ هَاتِ مَهْرَهَا قَالَ  
اَيُّ رَبِّ وَمَا مَهْرُهَا قَالَ اَنْ  
تُصَلِّيَ عَلَيَّ صَاحِبِ هَذَا الْاِسْمِ  
مَرَّةً عَشْرًا -

ڈال تو رکھا دیکھا - لا الہ الا اللہ محمد رسول  
اللہ - اس پر حضرت آدم نے عرض  
کیا اے میرے رب تو نے کسی ایسی  
مخلوق کو بھی پیدا فرمایا ہے جو تیرے  
نزدیک مجھ سے اعظم ہو؟ فرماں بار  
ہوا ہاں اے آدم! وہ تیری اولاد میں  
سے ہے - اگر وہ نہ ہوتے تو مجھے پیدا  
نہ فرماتا - پھر جب اللہ نے سیدنا حواری  
علیہا السلام کو پیدا کیا اور حضرت آدم  
میں شہوت کا جزد مرکب کیا گیا تو حضرت  
آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیا  
ہے؟ فرمایا یہ میری بندی حواری  
حضرت آدم نے عرض کیا اے رب میرا اس کے ساتھ عقد فرما دے؟  
حق نے فرمایا اس کا مہر ادا کرو! عرض کیا اس کا مہر کیا ہے؟ حق نے  
فرمایا اس کا مہر یہ ہے کہ تم اس نام والے (سید عالم محمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم) پر دس مرتبہ درود شریف پڑھو۔

وَقَالَ كَعْبُ الْاُخْبَارِ لَمَّا ارَادَ اللهُ  
سُبْحَانَهُ اَنْ يَخْلُقَ نَبِيًّا مُحَمَّدًا  
اَمْرًا جَبْرًا اَنْ يَأْتِيَهُ بِالْقِيَصَةِ  
الْبَيْضَاءِ الَّتِي هِيَ مَوْضِعُ قَبْرِ  
فَخَسَمَتْ فِي اَذْهَارِ الْجَنَّةِ وَ  
وَلِيَقَبَّ بِهَا السَّيِّئَاتِ وَالْاَرَضِيَّاتِ

کعب اخبار فرماتے ہیں کہ جب اللہ  
تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو  
جبریل کو حکم دیا کہ جہاں آپ کی قبر  
ہے وہاں سے ایک رشتہ سفید  
مٹی کی لائے - پھر اسے جنت کی زمیں



فَعَرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ قَدْرَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَفَضْلَهُ  
قَبْلَ أَنْ يَعْرِفَ أَنْ مَرَى نَسْلَهُ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ سَجَّادًا وَتَعَالَى أَنْ خَرَنُودَ  
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ فِي سِرِّ عَظَمَتِهِ وَكُتِبَ اسْمُهُ عَلَى عَرْشِهِ فَلَمَّا خَلَقَ  
أَنْ مَرَى فِي ذَلِكَ الثَّوَرِ فِي صَلْبِهِ فَسَبَّحَ فِي ظَهْرِهِ نَشِيشًا كَثِيرًا  
الطَّيْرِ فَقَالَ أَنْ مَرَى رَبِّ مَا هَذِهِ النَّشِيشُ قَالَ هَذَا التَّبْيِيعُ خَائِمٌ  
الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي أُخْرِجَهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأَنْ مَرَى فِي الْأَصْلَابِ الظَّاهِرِ  
وَالْأَحْشَاءِ الزَّاهِرَةِ ثُمَّ نَظَرَ أَنْ مَرَى إِلَى الْعَرْشِ فَرَأَى اسْمَ مُحَمَّدٍ  
مَقْرُونًا بِاسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا الَّذِي قَرَّنَ  
اسْمَهُ بِاسْمِكَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَوْلِكَ يَا كَوْنُ لَا  
مَا خَلَقْتُكَ فَلَمَّا أُصِيبَ أَنْ مَرَى سَوْسَةَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
الْمَارِدِ وَأَهْبَطَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ يَا رَبِّ بِعُزْمَتِهِ هَذَا الْوَلَدُ  
رَحِمَهُ هَذَا الْوَالِدَ فَتَوَدَّى هُنَاكَ وَجِئْتَنِي بِحِلَالِنَا لَوْ شَفَعْتَ  
إِلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ فِي أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَشَفَعْتَ فَنُجَارَ  
مِنْ أَصْطَفَى أَنْ مَرَى مُحَمَّدٍ فِي اجْتِبَاءِهِ تَابَ عَلَيْهِ وَغُفِرَ لَهُ  
هَذَا وَلَئِنْ نَوَّيْنَا مُحَمَّدٍ فِي صَلْبِ أَنْ مَرَى حَتَّى حَمَلَتْ  
حَقَّ الْبَشِيرِ فَانْتَقَلَ فِي ذَلِكَ الثَّوَرِ عَنْ أَنْ مَرَى إِلَى حَقِّ أَوْ وَكَانَ  
قَبْلَهُ تَلَدٌ فِي بَطْنِهَا تَوَآمَيْنِ أَيْ اثْنَيْنِ إِلَّا فِي شَيْئٍ (عَلَيْهِ  
السَّلَامُ) فَأَتَاهَا وَلَدُهُ وَحْدَهُ كَعَرَامَةِ السَّيِّدِ الثَّقِيلِ  
حَدِّ الْحَمِيرِ فَلَمَّا أَلْقَى أَنْ مَرَى بِالسَّوْتِ أَخَذَ بِيَدِهِ لَدَى شَيْءٍ  
وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ عَلَيْكَ  
عَهْدًا مِنْ أَجْلِ هَذَا الثَّوَرِ الَّذِي أَرَى فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَكُنْ  
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِ مِنَ الشَّيْءِ ثُمَّ إِنَّ أَنْ مَرَى (عَلَيْهِ السَّلَامُ)



میں غوطا دیا گیا اور آسمان و زمین میں پھیرا گیا۔ جس سے تمام فرشتوں نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو جان لیا۔ ابھی حضرت آدم کو بھی معلوم نہ تھا اور نہ ان کی نسل کو ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کو اپنی عظمت کے اسرار میں بطور خزانہ رکھا۔ اور آپ کا اسم مبارک اپنے عرش پر رکھا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور مبارک کو ان کی صلب میں ودیعت کیا۔ تو انہوں نے اپنی پشت میں پرندوں کے چھپانے کی مانند ایک آواز سنی، حضرت آدم نے عرض کیا اے رب یہ کیسی آواز ہے؟ فرمان باہی ہوا یہ اس خاتم الانبیاء کی تسبیح کی آواز ہے جو تمہارے صلب سے ظاہر ہوں گے۔ میں اسے اصلاب طاہرہ اور احشار زاہرہ میں ودیعت رکھوں گا۔ اس کے بعد حضرت آدم نے جانب عرش نظر اٹھاتی تو نام نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اسم اللہ عزوجل کے ساتھ ملایا ہوا رکھا دیکھا دریافت کیا یہ کون ہیں؟ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے فرمایا یہ سید الانبیاء ہیں جو تمہاری نسل سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں پیدا نہ فرماتا۔ پھر جب حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان مردود کا وسوسہ لاحق ہوا اور زمین میں ان کو اتار دیا گیا تو آدم علیہ السلام نے مناجات کی اے رب اس فرزند (جلیل القدر) کی حرمت کے طفیل مجھ پر رحم فرما! اس پر انہیں ایک غیبی آواز سنائی دی جس نے کہا قسم سے مجھے اپنی عزت و جلال کی اس وقت اگر تم ہمارے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے تمام آسمان و زمین والوں کے لیے شفاعت کرتے تو میں تمہاری شفاعت قبول فرماتا۔

پاکت ہے ذات کریم جس نے آدم علیہ السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے برگزیدہ اور مقبول بنایا اور ان کی توبہ قبول کر کے اپنی رحمت و مغفرت کے دامن میں ڈھانپا اور اس کی انہیں ہدایت بخشی۔ پھر حضرت آدم علیہ



رَفَعَ رَأْسَهُ لِلَّهِ السَّمَاءِ وَقَالَ اللَّهُ خَالِقُ الْعَرْشِ مَنِيرِ الشَّمْسِ  
خَلَقْتَنِي بِمَا سَبَقَ بِهِ عِلْمُكَ وَوَعْدُ نَبِيِّي بِالْشَّيْءِ الَّذِي أَرَى  
مِنْهُ إِلَّا كُفْرًا وَالتَّشْرِيفِ وَقَدْ صَارَ لِي فِي شَيْءِ اللَّهِ كُنْ لِي  
حَافِظًا عَلَيَّ شَاهِدًا فَلَمَّا فَرَغَ أَنْ مَرَّ مِنْ دَعَائِهِمْ نَزَلَ جِبْرِيلُ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كِبَرٍ مِنْ الْمَلَائِكَةِ وَقَالَ يَا أَدْرَاكَ رَبُّكَ  
يُقَرِّبُكَ السَّلَامَ وَيَا مَوْلَاكَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى شَيْءٍ كِتَابَ الْعَهْدِ  
بَشَاهِدٍ وَهُوَ لَأَعْلَى الْمَلَائِكَةِ نِيَّاتُهُمْ عِبَادَةُ مَلَائِكَةِ السَّمَوَاتِ  
قَالَ فَكْتُبْ أَدْرَاكَ كِتَابَ وَأَشْهَدُ رَبَّ الْعِزَّةِ مَنْ هُوَ مِنْ  
الْمَلَائِكَةِ وَكُلِّبَتْ فِي ذَلِكَ الْمَقَامِ حَلَّتَيْنِ خَضِرَاوَتَيْنِ  
أَتَى بِهِمَا جِبْرِيلُ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) مِنْ حِلِّي الْجَنَّةِ وَزَوْجَهُمَا  
اللَّهُ بِمِخْوَانِ ثَلَاثَةِ أَلْفِ بَيْضَاءٍ وَكَانَتْ فِي طَوْلِ حَقِّ آوَى حُسْنِهَا  
جَمَالُهَا فَوَاقِعُهَا شَيْءٌ دَخَلَتْ مِنْهُ يَأْتُونَ مَا وَكَانَتْ تَسْمَعُ  
فِي آوَى الْأَمْوَآتِ هَيْئًا لَكَ يَا بَيْضَاءُ قَدْ اسْتَوَى عَلَى اللَّهِ نُورُ  
حُجَّتِكَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

وَرَوَى عَنْ أَدْرَاكَ لَهَا تَابَ قَالَ اللَّهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ أَنْفَرُ لِي  
خَطِيئَتِي وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِي فَقَالَ مُبَاحًا مِنْ آيَةٍ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا  
فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي رَأَيْتُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا عَلَيْكَ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّ أَكْرَمَ الْخَلْقِ  
عِنْدَكَ، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتَ نَبِيًّا أَنْ مَرَّ بَيْنَ  
الْمَاءِ وَالْطِينِ وَأَنَا أَقْلُ مَنْ جَاءَ فِي دُنْيَا الْعَالَمِينَ لَا مَاءَ  
وَلَا طِينٍ وَلَا حِسْرَةٍ لَا أَنْ مَرَّ، وَقَدْ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَقْلٍ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي الْكَوْنِ فَقَالَ أَقْلُ مَا

علیہ السلام کی پشت میں نور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رہا جب حضرت حواری اپنے فرزند حضرت شیث سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور صلب آدم سے بطن حواری کی طرف منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس کے قبل ان سے دیکھے یکساں تولد ہوتے تھے مگر حضرت شیث علیہ السلام ان سے تنہا تولد ہوئے، یہ سید الثقلین جد الحسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و کرامت کی وجہ سے تھا۔ پھر جب حضرت آدم کو اپنے آخری وقت (موت) کا یقین ہو گیا۔ تو اپنے فرزند شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے فرزند مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نور مبارک کے بارے میں تم سے عہدوں جو تمہاری جبین سعادت میں جلوہ گر ہے کہ تم اسے کسی پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔ پھر حضرت آدم نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر مناجات کی کہ اے اللہ جو عرش کا پیدا کرنے والا، سورج کو روشن عطا کرنے والا اور مجھے پیدا کرنے والا ہے اور جس طرح تیرا علم ازلی ہے اسی کے مطابق مجھے پیدا فرمایا اور تو نے مجھ سے اس نور کے بارے میں وعدہ لیا جس کی عزت و کرامت اور اس کی بزرگی ہر طرف دیکھتا ہوں اب وہ نور مبارک مجھ سے میرے فرزند شیث کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ اے اللہ تو ہی اس نور مبارک کا محافظ ہے اور اس پر تو ہی شاہد ہے۔ پھر جب حضرت آدم اس مناجات سے فارغ ہو گئے تو حضرت جبریل فرشتوں کی جماعت کے جھرمٹ میں اترے اور کہا اے آدم تمہارا رب تم پر سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیث کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں۔ کیونکہ یہ فرشتے آسمان کے عبادت گزار بندے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم نے عہد نامہ تحریر کر کے اللہ رب العزت اور موجود تمام فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث کو دو سبز حلقے جو جبریل جلیق حلقوں میں سے لائے تھے پہنا



خَلَقَ اللَّهُ نُورِيَّ وَرَمَى نُورِيَّ  
 خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ وَذَكَرَ  
 بَعْضُ الْمُعْتَنِينَ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ  
 عَبْدَ الْمُطَلِّبِ جَدَّ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى  
 فِي النَّوْرِ رُؤْيَا فَا نَلَبَّهَ  
 وَهُوَ مَذْعُورٌ فَأَتَى الْكَهَنَةَ  
 فَرُشِّقَ قَصَّتْهَا عَلَيْهِمْ وَقَالَ  
 رَأَيْتُمْ كَائِنًا خَرَجَ مِنِّي سَلْبَةً  
 فَإِنَّ نَوْرَ عَظِيمٍ تَخْطَفُ الْأَ  
 بْصَارَ دَلَّهَا أَرْبَعَةُ أَطْرَافٍ  
 طَرَفٌ بَلَغَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ  
 وَطَرَفٌ بَلَغَ مَغَارِبَهَا وَطَرَفٌ  
 لَحِقَ بِأَسْبَابِ السَّمَوَاتِ  
 فَطَرَفٌ جَاوَزَ الثَّرَى فَبَيْنَمَا  
 أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا إِذْ تَحَوَّلَتْ  
 شَجَرَةً عَظِيمَةً خَضِرَاءَ جَامِعَةً  
 لِأَنْوَاعِ الشَّجَرِ وَرَأَيْتُهَا  
 شَخْصَيْنِ مُهَيَّيْنِ فَقُلْتُ  
 لِأَحَدِهِمَا مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا  
 نُوْحٌ وَقُلْتُ لِلْآخَرِ مَنْ  
 أَنْتَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ

اور اللہ نے انکو بی بی "مخوالہ بیضا" سے جو قد و قامت اور حسن و جمال میں حضرت حوا کی مانند تھیں نکاح کر دیا۔ جب حضرت شیث نے شب عروسی کی تو "الزکشی" سے حاملہ ہوئیں۔ وہ ہمیشہ ایسی آوازیں بنا کرتیں جو کہتا ہے بیضا، تمہیں مبارک اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن میں نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو ودیعت رکھا ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب انہوں نے توبہ کی تو مناجات میں کہا اے خدا بحق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میری خطا کو بخش دے اور میری توبہ کو قبول فرما۔ اس پر حق تعالیٰ نے دریافت کیا میں نے جنت میں ہر جگہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا ہے اس سے میں نے جانا کہ تیرے نزدیک یہ سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا ابھی آدم پانی

قَدْ جِئْنَاكَ نَسْتَظِلُ بِهَذِهِ الشَّجَرَةِ  
الَّتِي خَرَجْتَ مِنْ ظَهْرِكَ فَطُوبَىٰ لَكَ  
لَكَ فَقَالَتِ الْكُفَّانُ هَذِهِ بَشَارَةٌ  
لَكَ لَا لَنَا وَلَكِنَّ صَدَقَ رَبُّيَالِ  
لِيَخْرُجْتَ مِنْ ظَهْرِكَ وَجِلُّ  
يَدْعُو أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ  
مِنَ الْبَرِّ وَالنَّجْوَىٰ لِيَكُونَ نَفْثُ رَحْمَةٍ  
يَقْوِمُ قِزْفَتَهُ بِالْآخِرِينَ فَلَمَّا  
قِيلَ عَبْدُ اللَّهِ فَرِحَ عَبْدُ الْمَطْلَبِ  
جَدُّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَسَرَّهَا شَدِيدًا  
وَسَرَّ بِذَلِكَ سُورَةً عَظِيمًا۔

اور مٹی کے درمیان تھے اور میں ہی  
سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔  
اس وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم  
تھا اور نہ آدم تھے اور یہ کہ حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا  
کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کونسا  
وجود پیدا کیا گیا فرمایا اللہ نے سب سے  
پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا اور  
میرے نور سے ساری کائنات کو پیدا  
فرمایا۔ بعض محدثین بیان کرتے ہیں  
کہ سیدنا عبدالمطلب ہمارے نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا نے

ایک ایسا خواب دیکھا جس سے وہ خوف زدہ ہو گئے جب قریش کے کاہن  
لوگ آئے تو ان سے یہ خواب بیان کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ”مجھ سے  
ایک نور کی زنجیر اتنی بڑی اور روشن نکلی ہے کہ جس سے آنکھیں چند صباتی ہیں۔  
اور اس کے چار کنا سے ہیں۔ ایک کنارہ زمین کے مشرق اور ایک کنارہ زمین  
کے مغرب میں ہے اور ایک آسمان سے جالسا ہے اور ایک کنارہ زمین سے  
نیچے تھما کر گیا ہے۔ میں یہ دیکھ ہی رہا تھا کہ زنجیر چاہے ایک بہت بڑا سرسبز  
درخت بن گئی جس میں قسم قسم کے میوے لگے ہیں۔ میں نے اس کے نیچے دو  
ہیبت والے شخصوں کو دیکھا میں نے ان میں سے ایک سے کہا تم کون ہو؟ انہوں  
نے فرمایا میں نورج ہوں پھر میں نے دوسرے سے دریافت کیا تو انہوں نے  
فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں (علیہما السلام) ہم تمہارا پاس اس لیے



آئے ہیں کہ ہم تمہارے اس درخت کے زیر سایہ آجائیں جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا۔ تو تمہیں مبارک و خوشی ہو؟ اس پر کانہوں نے کہا یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے نہ کہ ہمارے لیے۔ اگر تم نے یہ خواب سچا دیکھا ہے تو یقیناً تمہاری پشت سے ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو مشرق و مغرب اور خشکی و تری کو دعوت دے گا۔ بلاشبہ وہ ایک قوم کے لیے باعث رحمت ہوگا اور دوسری قوم کے لیے، موجب عذاب، پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تولد ہوئے تو حضور کے دادا اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔

### اشعار

لَمْ يَلِدْكَ الْعَالِيُ فَلَيْسَ حَمِيْلُكَ  
حَمِيْلُكَ نَسِيْبُ مَنْعَبٍ مُّتَكَبِّرٍ  
حضور اکرم کا نسب اتنا بلند ہے کہ کوئی حسب نسب میں ہمسر نہیں آپ انعام و اکرام والے ہیں۔  
أَقْدَمُ صَدْرِي كُلَّ خَيْرٍ لَا يَشْأُ  
إِنْ أَكَاثَ مَلَحَ فَالْنَسِيْبُ مُقَدَّمُ  
ہر بھلائی میں میں آپ کو مقدم رکھتا ہوں کیونکہ آپ کی جب بھی کوئی تعریف کی جائے تو آپ ہر طرح مقدم ہیں۔

جَمِيْلٌ يَتَّحِجُ الْمَكْرَمَاتِ مُتَوَجِّحٌ  
جَدِيْلٌ يَأْلَعُ الْبِهْمَاءَ مُعَسَّمٌ  
آپ صاحب جمال اور تاج کرامت سے تاج پوشش ہیں آپ صاحب جلال و اور نورانی نعمتوں سے عمامہ پوشش ہیں۔

فَمَا الْكَوْنُ إِلَّا حُلَّةٌ وَحَمْدٌ  
طَرَانٌ بِأَنْوَارِ النَّبُوَّةِ مُعَلَّمٌ  
نہیں ہے کائنات بجز پوشاک کے اور حضور اکرم اس کے ایسے نقش ہیں جو انوار نبوت سے محظوظ ہیں۔

لَمْ يَلِدْكَ الشَّمْسُ وَالْبَدُّ وَالْمَنِيْرُ طَاعَتَا  
كَذَلِكَ النَّسَبُ حَتَّى الْفُطْيُ جَاءَ يُسَلِّمُ  
آفتاب اور چودہویں رات کا چاند دونوں آپ کی اطاعت کرتے ہیں اسی طرح گوہ اور مہر نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔

بِمَهْجَتِهِ الْأَصْنَامُ خَرَّتْ تَصَاغُرًا  
لَمْ حَلَّ اللَّهُ الَّذِي كَانَ يُحْرِمُ  
آپ کی بعثت سے ہر بت منہ کے بل گر پڑے آپ ہی کی وجہ سے اللہ نے بہت  
سی اپنی حرام چیزوں کو حلال کر دیا۔

فَلَوْ لَا مَا سَارَتْ لِحَبِيبِهِ خَوْقُنَا  
وَلَوْ لَا مَا كَانَ الْخُدَاةُ تُزْمِرُ  
اگر آپ نہ ہوتے تو مدینہ کی طرف ہماری اونٹنیاں نہ چلتیں اگر آپ نہ ہوتے تو  
عدی پڑھنے والے نغمہ سنجی نہ کرتے۔

الْأَقْلُ يَقُولُ مَا زَعَوُا أَنْ أَرْدُوهُ  
نَجَاةً بِمَا صَلَوَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَامُ  
خبردار! جھگڑا کرنے والی قوم سے تم کہہ دو اگر تم آپ کے وسیلہ نجات  
چاہتے ہو تو آپ پر سب مکر صلوٰۃ و سلام پڑھو۔

قِيلَ وَلَيْسَ بَلَّغَ عَبْدُ اللَّهِ وَالِدُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَغِبْتُ فِي خِطْبَتِهِ النِّسَاءُ وَرُؤَسَاءُ  
أَكَا بَرِ قُرَيْشٍ وَكَانَ لَهُ يَكُونُ  
لِلنِّسَاءِ حَدِيثٌ فِي رُبُوعٍ تَهْتَمُّ  
الْأَعْبَادُ اللَّهُ فَمَحَبَّتِي قَالَتْ بِنْتُ الْإِلَهِ  
عَبْدُ الْمُطَلِّبِ فَقَالَ لَهُ سَيَا  
وَلَدِي أَخْرِجْ إِلَى الصَّيْدِ لِتُشْرِحَ  
مِنَ النِّسَاءِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ  
وَمَعَهُ دَهَبُ الزَّهْرِيِّ قَالَ  
وَهَبْ فَبَيَّعَتْهُ فِي طَسْرِ بَيْتِ  
الْبَرِّيَّةِ إِذَا بَعَثَكَ مِنَ الْيَهُودِ  
شَاهِرِينَ سَيُنْفَعُهُمْ وَهُمْ

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد  
ماجد سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب  
سین بونعت کو پہنچے تو ہر عورت  
اور صنادید قسریش میں سے ہر ایک  
کی جانب سے پیغام نکاح کی درخواستیں  
آنے لگیں یہاں تک ہر گھر میں  
عورتوں کے مابین ان ہی کا تذکرہ ہونے  
لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان  
کے والد حضرت عبد المطلب سے  
کیا گیا تو انہوں نے حضرت عبد اللہ  
سے فرمایا اے میرے فرزند  
تم بغرض شکار یہاں سے چلے جاؤ



نَحْنُ سَابِقُونَ فَإِذَا فُتِقْنَا هُمُ  
 وَهَبَ فَقَالَ لَهُمَا مَا الَّذِي  
 تَرِيدُونَ قَالُوا انْزِيلْ  
 نَقُتِلْ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ وَهَبُ وَمَا  
 فِي بَيْنِ قَالُوا أَلَيْسَ كُنَّا مِنْ  
 وَلَكِنْ فِي ظَهْرِهِ نَجْوَى يَنْبَغِي  
 نَارِ سَخِ جَمِيعِ الْأَقْيَانِ وَمِلَّةِ  
 مَا حَيَّةٍ لِجَمِيعِ الْمَلِكِ فَخَضَّ  
 نَقُتِلْ عَبْدَ اللَّهِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ  
 مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)  
 قَالَ وَهَبُ الرَّهْرِيُّ فَبَيَّنَا نَحْنُ  
 وَإِيَّا هُمُ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا  
 بِعَسْكَرٍ مِنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا إِلَهُهُ  
 عَنْ أَنْ أُخْرِجَهُمْ فَرَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ  
 وَمَعَهُ وَهَبُ إِلَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
 يَا وَهَبُ قَدْ خَطَبْتَ مِنِّي  
 نَاسٌ كَثِيرٌ قُلْ لَكُمْ أَنْ رَمِلْتُمْ  
 أَنْزِلْ جِبَدُ فَقَالَ وَهَبُ  
 إِنِّي أَتَيْتُ أَسْأَلُكُمْ عَنْهُ أَسْأَلُكُمْ  
 إِنِّي أَعْجَبْتُهَا قَدْ مُتَّهَا لَكُمْ  
 حَارِ يَتَهُ فَسَادَتْ أَقْرَعُ عَبْدُ اللَّهِ

تاکہ تم عورتوں سے نجات پاس کرو۔  
 چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وہب  
 زہری کیساتھ شکار کے لیے چلے  
 گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے  
 ہیں کہ ہم جنگل میں شکار کی جستجو  
 میں تھے کہ اچانک شتر یہودیوں  
 کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونپتے  
 نمودار ہو گیا۔ ان سے وہب نے  
 ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم  
 کا قصد ہے؟ وہ یہودی بولے کہ  
 ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں حضرت  
 وہب نے پوچھا کہ عبداللہ کا کیا  
 قصور ہے؟ کہلے گئے ان کا قصور  
 تو کوئی نہیں ہے لیکن ان کی پشت سے  
 ایسا بنی ظاہر ہو گا جس کا دین تمام دینوں  
 کو منسوخ کرنے والا اور جن کی ملت  
 تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔  
 ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل  
 کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ  
 علیہ وسلم) کا ظہور ہی نہ ہو۔ حضرت  
 وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم ان  
 سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ

إِلَى مَنْزِلٍ وَهَبَ فَطَرَتْ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا رَأَوْهَا فَوْحُوا إِلَيْهَا  
وَقَالُوا يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَرَبِ فَرِحَ قُلُوبُنَا وَاقْتَرَبَ قُلُوبُنَا  
لَعَلَّكَ أَتَيْتِ فِي مَخْطَبَةِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَتْ إِنَّ اللَّهَ مَا أَتَيْتُكُمْ إِلَّا لَعَنًا  
فَتَقَالُوا وَمَا لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ جَوَارِحًا آلَ بَيْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَ جَوْاءَ  
أَمْنَةٍ وَقَدْ مَوَّاهَا بَيْنَ يَدَيْهَا فَوْحًا جَدَّ تَهَاكُؤُ كِبَاءٍ وَرَبِّهَا فَاسْتَلَبَتْ  
عَقْلَهَا بِالْحُسْنِ وَالْبَهَاءِ وَالْجَمَالِ فَسَارَتْ أَقْرَعُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَحِلُّ اللِّسَانِ وَيَعْجُزُ الْإِنْسَانُ عَنْ وَصْفِ أَمْنَةٍ  
شَدَائِدَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَايَوهُ هَبْ وَتَوَقَّعْ فَخَضَرُوا أَبْيَتْ  
يَدَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ يَا دَهَبُ تَقَدَّمْ وَإِنْ كُورَ مَهْرٍ أَنْتِ  
وَأَشْطَرِطُ شَوْطَهَا فَتَقَدَّمَتْ وَهَبَتْ وَرَضِيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِسَمَلِ  
طَلَبٍ وَوَهَبَ زَوْجَهَا بِنْتِ لَدَى عَبْدِ اللَّهِ وَالِدِ الْبَقِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اچانک آسمان سے ایک لشکر اتر اس شخص ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔  
اس کے بعد حضرت عبداللہ اور ان کے ساتھ حضرت دہب واپس لوٹ  
آئے اور حضرت عبدالطلب سے یہودیوں کے ارادے اور ان کے مائے  
جانے کا مفصل قصہ بیان کیا۔ اس پر حضرت عبدالطلب نے فرمایا اے رب!  
مجھے بکثرت لوگوں نے پیغام نکاح دیئے ہیں میں نہیں جان سکا کہ میں ان کا کس  
کس کے ساتھ کروں اس پر دہب نے کہا میری ایک بیٹی ہے جس کا نام  
آمنہ ہے۔ آپ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ کی والدہ کو بھیجئے تاکہ وہ انہیں  
دیکھ لیں اگر وہ انہیں پسند آگئی تو میں اسے آپ کے سامنے بطور باندی پیش  
کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ کی والدہ، حضرت دہب کے گھر گئیں جب  
مکان میں پہنچیں تو دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب گھر والوں نے ان کو دیکھا تو وہ خوش  
ہو کر کہنے لگے۔ اے عرب کی عورتوں کی بستیہ! تم نے ہمارے دلوں کو



وَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَدْرُهُ  
 كَانَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِنْتُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ  
 عَنِ ارْتِكَابِ الْفَوَاحِشِ وَ  
 الْمَعَاصِي لَا تَقْبَلُ قَبْلَ حُوقِ اقْبَعَتِهَا  
 لِأَمْنَةٍ جَرَتْ لَهَا قِصَّةٌ مَعَ  
 الْخَثْعَبِيِّتِ وَهِيَ أَنَّهَا مَسْرُ  
 كَذَايَا عَلَى امْرَأَةٍ يُقَالُ  
 لَهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُرَّةٍ وَكَانَتْ  
 مِنْ أَجْمَلِ النِّسَاءِ وَاسْتَبْعَمَتْ  
 وَأَسْطَفَعَتْ وَكَانَتْ قَدْ قَرَأَتْ  
 الْكِتَابَ وَكَانَ شَبَابُ قُرَيْشٍ  
 يَجْلِسُونَ إِلَيْهَا وَيَتَعَدُّ ثَوْنُ  
 مَعَهَا قَرَأَتْ نَوْرَ النَّبِيِّ وَكَانَ  
 فِي رَوْحِهِ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ لَهَا  
 يَا فَتَى مِنْ أَنْتِ فَأَخْبَرَهَا  
 بِأَسْمِهِ فَقَالَتْ لَهَا هَلْ لَكَ  
 أَنْ تَقْعَى عَلَيَّ وَأَعْطِي لَكَ مَائَةً  
 مِنَ الْإِبِلِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ -

خوشن کر دیا، اور ہماری آنکھوں کو  
 ٹھنڈا کر دیا غالباً تم حضرت عبداللہ  
 کے پیغام نکاح کے سلسلہ میں تشریف  
 لائی ہو؟ وہ فرمانے لگیں خدا کی  
 قسم میں صرف اسی غرض کے لیے  
 آئی ہوں۔ وہ کہنے لگے ہماری  
 خوش نصیبی ہے کہ ہماری بچیاں  
 حضرت عبدالمطلب کے گھر والوں  
 کی باندیاں نہیں۔ پھر انہوں نے  
 سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو ان کے  
 سامنے لا کر پیش کر دیا۔ حضرت  
 عبداللہ کی والدہ نے دیکھا تو ایک  
 روشن ستارہ کی مانند پایا۔ جس کے  
 حسن و جمال اور خوبصورتی سے ان  
 کی عقل مسلوب ہو کر رہ گئی۔ پھر  
 جب حضرت عبداللہ کی والدہ  
 حضرت عبدالمطلب کے پاس  
 پہنچیں تو کہنے لگیں آمنہ کی تعریف

توصیف میں انسان عاجز اور زبانیں قاصر ہیں۔ پھر حضرت عبدالمطلب نے  
 وہب اور ان کے قبیہ والوں کو بلایا۔ جب وہ آگئے تو حضرت عبدالمطلب نے  
 فرمایا اے وہب آگے آگے اپنی بیٹی کا منہ اور اس کی شریں بیان کر دے؟ تب  
 حضرت وہب آگے آگے اور جو کچھ مطالبہ رکھا اس پر حضرت عبدالمطلب

راضی ہو گئے اور اسی مجلس میں حضرت وہیب نے اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے  
کر دیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب کو  
ہر معصیت و بے حیائی سے محفوظ رکھا۔ کیونکہ اس کے پہلے ایک قصہ ختمیہ عورت  
کا گزر چکا تھا وہ یہ کہ حضرت عبداللہ کا گزر ایک عورت پر ہوا جس کا نام فاطمہ بنت  
مقر تھا وہ حسین عرب میں یکتا شکل و صورت اور حسن و جمال میں سب سے  
زیادہ خوبصورت تھی اس نے کتابیں پڑھ رکھی تھیں ایک دن قریش کے  
نوجوان اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس باتیں کر رہے تھے تو اس نے  
حضرت عبداللہ کی پیشانی میں نور نبوۃ کر دیکھا۔ وہ کہنے لگی اے نوجوان تم کون  
ہو آپ نے اُسے اپنا نام بتایا اس پر کہنے لگی اے نوجوان اگر تم میرے ساتھ  
ہمبستری کرو تو تمہیں ستوا دنٹ پیش کیے جائیں گے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا  
اَقَامُوا فَاَلْمَهَاتُ دُفُؤًا وَالْحِلُّ لَاحِلٌ فَاَسْتَبَدَّ

حرامکاری سے مر جانا سہل ہے اور حلال کی کوئی صورت نہیں جیسے یقینی طور  
جائیں سکوں۔

فَلْيَكْفِ بِالْأُمُورِ الَّتِي تَشَوُّونَهَا يَحْمِي الْعَكْرِيذَ عَوَضًا وَيُنِيْدُ

تیری خواہش پوری کرنے کی کون سی صورت ہے شریف آدمی اپنی آبرور  
اور اپنا دین بچاتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ۔۔۔ نے چوتھی ماہ  
رجب کو سیدتنا آمنہ سے شب  
زنا مت فرمائی۔ اس پر قریش  
کی عورتیں رشک و حسد میں جل کر  
رہ گئیں اور تقریباً ایک سو عورتیں

كُتِبَ كُفْرُكِ إِلَى اللَّهِ فَجَبَّتْ أَمْرًا  
فِي أَنْبَاءِ نِسَائِهَا زَمَّتْ أَمْسِنَتْ  
فِي أَنْبَاءِ مَنْ شَفَرَتْ رَجَبَ  
فَمَوْضِعَ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ وَ  
كَلَّتْ مِنْهُمْ مَائَةٌ صَبِيصَةٍ حُرًّا



قَدْ أَفَاءَ عَلَى نُورٍ رَسُولٍ لِّلَّهِ ثُمَّ  
ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ الْخَثْعَمِيَّةَ وَجَالَهَا  
وَمَا عَرَضَتْ عَلَيْكَ مِثْلَ ذَلِكَ  
فَجَاءَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهَا فَلَمْ يَوْسِرِ  
الْإِقْبَالَ عَلَيْكَ أَخْبِرْ كَمَا رَأَى  
مِنْهَا أَذْ لَافَقَالَ لَهَا يَا فَاطِمَةُ  
هَلْ لَكَ فِيهَا قُلْتَ بِالْأَمْسِ  
خَلَا قَالَتْ لَمْ تَكُنْ كَانَتْ مَرَّةً  
وَالْيَوْمَ مَرَّةً هَبْتُ مِثْلًا  
ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَيْكَ وَقَالَتْ  
لَمْ يَأْتَنِي أَيُّ شَيْءٍ صَنَعْتَ  
بَعْدَ مَا قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى رُوحِي  
أَمِنَتْ فَقَالَتْ الْخَثْعَمِيَّةُ وَاللَّهِ  
إِنِّي لَكْتُ بِصَاحِبَتِي رَيْبِي  
وَلَكِنِّي رَأَيْتُ نَوْرًا نَبِيًّا  
فِي وَجْهِكَ فَارْتَدْتُ أَنِّي لَكُونُ  
ذَلِكَ النَّوْرُ فِي بَيْطِنِي فَأَبَى اللَّهُ  
أَنْ يُجْعَلَ فِيَّ إِلَّا حَيْثُ كَانَتْ  
وَلَكِنْ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَخْبِرْ رُوحَكَ  
أَنَّهَا جَمَلَتْ بِخَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ  
وَبَيْنَاهَا (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

فور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
عدم حصول کے غم و افسوس میں مر گئیں  
پھر حضرت عبداللہ نے خثعمیہ عورت کے  
حسن و جمال کا ذکر کیا اور جو واقعہ پیش آیا  
تھا اسے بیان کیا۔ پھر ایک دن ان  
کا گزر اس عورت کی جانب ہوا۔  
تو اس نے پہلی مرتبہ کی مانند اس مرتبہ آؤ بھگت  
ذکر کی آپ نے اس کو فرمایا اے فاطمہ! کیا آج  
بھی تیری وہی خواہش ہے جو کل یعنی  
اس وقت تھی۔ اس نے کہا ”اس دن تھی  
مگر آج نہیں“ اسی وقت سے یہ مثل  
مشہور ہو گئی پھر اس عورت نے آپ کی  
طرف بغور دیکھا کہنے لگی اے نوجوان  
تم نے یہاں سے جانے کے بعد کونسا  
کام کیا ہے؟ فرمایا میرا نکاح بی بی  
آمنہ سے ہو گیا ہے اور میں نے ان سے  
زفاف کیا ہے۔ اس پر خثعمی عورت نے کہا  
خدا کی قسم ہے نہ رشک و حسد کر نیوالی  
عورت ہوں اور نہ حرام کار مگر چونکہ  
آپ کی پیشانی میں میں نے نور نبوت کو  
دیکھا تھا اس بنا پر خواہش پیدا ہوئی  
کہ وہ نور میرے بطن میں ہو۔ لیکن خدا کی رضا اس میں نہ تھی کہ وہ نور میرے شکم میں

ہو بجز اس جگہ کے جہاں اب موجود ہے۔ مگر اے عبد اللہ تم اپنی بی بی کو  
خوشخبری دیدو کہ وہ روئے زمین کے سب سے بہترین شخص اور ان کے  
نبی سے حاملہ ہو گئی ہیں (صدا اللہ علیہ وسلم) ۛ

خَذُّوا لِيْ اَمْثَالَ قَوْمٍ لَّيْسَ لَّهُمْ اَحْطَا الْجَلِّ وَلَا يَمْلِكُوْنَ اَهْلًا لِّهَا قَسِيْرًا  
اس کی تشادہ آنکھوں سے میرے لیے پناہ لو ورنہ اس پوچھو مجھے قتل کرنا  
کس نے عدال کیا ہے۔

فَلَوْ عَلِمْتَ مَا فِي الْاَلْبَانِ مِنَ الْاَسَى لَمَا حَلَلْتَ بَحْرِيْ كَمَا حَرَمْتَ دَرِيْ  
اگر وہ جانتی اس غم کو جس سے دو چار ہوں تو وہ میرے لیے فراق کو حلال  
نہ کرتی جس طرح وصال کو میرے لیے حرام کیا۔

فَرِيْدٌ لَا تُحْسِنُ لَآئِيْ قَطُّ مِثْلَهَا كَمَا لَا يَرِيْ بَيْنَ الْوَدَى عَاشِقٍ مِّثْلِيْ  
وہ حسن میں بیکتاب ہے اس کا مثل جہاں میں نہ دیکھا گیا۔ جس طرح میری مثل جہاں میں  
کوئی عاشق نظر نہیں آئے گا۔

اَرَى جِيْرَهَا عَدُوًّا اِنْ اَحْكَمْتُ بِهَا فَنَاهِيْكَ مِنْ جُوْرِيْ نَاهِيْكَ مِنْ مِثْلِيْ  
میں اس کے ظلم کو عدل جانتی ہوں جب وہ اس کا حکم کرے تو تمہیں اپنا  
یہ عدل لاحق ہے۔

مُبَرِّقَةً تَكْبِيْ اَعْلٰى ذٰلِكَ الْجَهْلِيْ رَهِيْ الشُّرُوكَ خَلَّ فِيْ جَبِّهَا عَقْلِيْ  
وہ بھرٹ مائے ہوش ہے جو اس چراگاہ میں ہے یہ سدا پا نور ہے جس  
کی محبت میں میری عقل بھٹک گئی۔

مَتَى يَنْظُرُ الْمُشْتَاقُ حُسْنَ جَبِيْنِهَا وَيَحْبِبُ قَبْلَ الْمَوْتِ رَبِّيْ يَبْهَرُ شَمْلِيْ  
مشتاق جمال اس کی حسین پیشانی کو کب دیکھے گا اور موت سے پہلے  
میرے پریشانی کو جو اس کی وجہ سے ہے کب جمع کرے گا۔

فَاَسْعَى اِلَى ذٰلِكَ الْمَصْرِیْحِ مُسْلِمًا عَلٰی مَنْ سَمَّاهُ عَلٰی مَا بَرَّرَ الرَّسُلُ



اور میں کب اس تربیت کی جانب سلام کرتے ہوئے دوڑتا ہوا جاؤں گا۔  
جو کہ تمام رسولوں پر صاحب قدر و منزلت ہے۔

أَقُولُ لَكَ يَا صَاحِبَ الْعَرْشِ وَاللَّوَا  
وَمِنْ فَضْلِهِ قَدْ عَمَّ فِي الصَّعْبِ وَالسَّهْلِ  
میں عرض کروں گا اے صاحب کوثر اے صاحب لواء اے وہ شخص جس کا فضل و کرم

ہر سخت و نرم پر عام ہے۔

وَحَنَّنَ إِلَى الْقِيَالِ جَدُّعٌ مِنَ الثَّخْلِ  
وَبَحَوَّتَ بِأَشْجَارِ الْقَلَابِثِ فَأَقْبَلَتْ  
آپ نے جنگل کے درختوں کو بلایا وہ حاضر ہوئے اور استن حنائی نے آپ کے

فراق میں گریہ و زاری کی۔

يُصْبِرُ فِي مُنَاكَ الْعَدُوُّ لِي وَابْنِي  
مِنْ الْوَجْدِ لَا أَصْغِي لِلْوَمْرِ لَا عَذْلٍ  
علامت کنندہ مجھے صبر کی تلقین کرتا ہے حالانکہ میں جدائی میں ملامت اور

سرد نش کی پرواہ نہیں کرتا۔

كَمَا تَعْدُو لِي فَيْكَ يَا شَافِعَ الْوَرَى  
أَبُو لَهَبٍ فِي الْعَقْلِ وَهُوَ أَبُو حَبَلٍ  
اے شفیع الوری، آپ کے باپ سے میں ملامت کرنے والے یہ لوگ عقل میں

ابولہب اور وہ ابو جہل ہیں۔

أَقُولُ لِنَفْسِي كَمَا تَكُنِي بَعِيرَهَا  
وَكَيْفَ تَوْنِي النَّفْسُ عِوَا بِلَاكِي  
میں اس نفس سے کہتا ہوں جو اپنی آبرو کا مطالبہ کرتا ہے نفس بغیر ذلت کے

عزت کیونکر حاصل کر سکتا ہے۔

تَوْنِي مَنَ إِنْ رَأَى الْوَعَالِي دَخِيضَةً  
وَلَا يَدُّ دُونَ الشَّهْدِ مِنْ أَبِ الثَّخْلِ  
کیا تو مرتبوں کو آسانی سے حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ شہد سے پہلے مکھڑوں

کے ڈنک سے دوچار ہونا ضروری ہے۔

قَطَعْتُ زَمَانِي بِأَمْتِدَاجِي حَبَسْتُهَا  
وَسَيُتَقَدُّ بَيْنَ الْوَدَى أَبَدًا شَغْلِي  
میں نے ساری عمر حضور اکرم کی مدح میں گزار دی ہے اور آپ کی سیرت کا بیانیہ

ہمیشہ میرا مشغلہ رہا ہے۔

وَمَنْ أَنَا حَتَّىٰ أَكُنْ مَا فِي جَانِبِ

وَمَنْ أَنَا حَتَّىٰ أَكُنْ مَا فِي جَانِبِ

میں کیا ہوں کہ آپ کی نعمت کوئی کا دعویٰ کروں جبکہ عرش والا خدا آپ کی

بے مثل تعریف کرتا ہے۔

عَلَيْكُمْ صَلَوةُ اللَّهِ مَالِاحُ بَارِقٌ

سُحُورٌ عَلَىٰ رِأْسِ الْحَقِيبِ الْمَثَلِ

آپ پر اللہ کی رحمت ہر جب تک بجلی چمکے صبح کے وقت داوی محصب اور

جھاد کے درختوں پر۔

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نَبِيٌّ كَرِيمٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سچے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

نے مجھے صلب آدم میں زمین میں

اتقدا اور مجھے حضرت نوح کے ساتھ

کشتی میں سوار کیا اور مجھے صلب

ابراہیم میں آگ میں ڈالا اسی طرح

اپنے والد حضرت عبد اللہ تک ایک

صلب سے دوسرے صلب کی طرح

ہمیشہ منتقل ہوتا رہا۔ تو اب گویا

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ ہمارے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد عبد اللہ بن عبد المطلب

بن اسلم بن عبد مناف بن قصی بن

کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی

بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر

بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَنُورِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



اُخْتَلَفُوا فِي تَسْبِيحِ بَقِيَّتِهِ  
اَجْدَادِ ۵۔

نزار بن معد بن عدنان ہیں یہاں تک  
سب کا اتفاق ہے۔ اس کے اوپر

سید اجداد کے اسماء میں عمار کا اختلاف ہے۔

قِيلَ لَسَمَّا اِلٰهَ عَزَّ وَجَلَّ  
اِخْرَاجَ تِلْكَ الْوَنُ لِيَتَّحِدَ  
خَزَائِنُ الْأَمْلاكِ الْكَبِيرَةِ  
الَّتِي فِيهَا ظَهَرَتْ الْإِنْقَالُ  
نُورِ الْآيَاتِ وَتَبَاشَّرَتْ  
بِمَجِيئِ الْمَخْذُوعَاتِ وَ  
نُورِ عَالَمِ أَقْطَارِ الْأَرْضِ  
وَالسَّمَوَاتِ يَا عَرْشُ تَبَرَّعْ  
بِالْأَنْوَارِ يَا كُرْسِيُّ تَدَّرَّعْ  
بِالْإِفْتِحَارِ يَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى  
تَبَلَّغِي يَا حُورُ الْقَمَرِ رَاشِقِي  
يَا مَلِكَةُ تَبْطِئِي رِبَالِ عَرْشِ  
حُفَى يَا رُفُوعَاتُ افْتَحِي أَبْوَابَ  
الْجَنَانِ هَيَا مَالِكُ اغْلِقِي أَبْوَابَ  
الْمَشِيرِ إِنَّ فَاتَ الثُّورِ الْمَكْنُونِ  
وَالسُّورِ الْمَخْرُوجِ الَّذِي هُوَ فِي  
خَزَائِنِ قُدْسِي مِنَ الْأَنْبِلِ قَدْ  
أُنْقَلَتْ فِي هَذِهِ السِّلْسِلَةِ إِلَى  
بَطْنِ أُمِّهِ وَنَزَلَ دَلَّتْهَا جَرَّتْ

مردی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے  
چاہا کہ اس ودیعت (امانت)  
کو پلکیزہ اور بلند ترین اصلاہ سے  
عالم ظہور میں لائے تو اس نور مجید  
کے ظہور پر عجیب و غریب نشانیاں  
ظاہر ہوئیں اور ساری کائنات  
کو خوش خبری دی گئی اور تمام اسماء  
اور زمین کے کناروں میں منادی  
کرائی گئی نہر مایا گیا اے عرش  
انوار کی پوشاک پہن اور اے کرسی  
افتخار کا پیراں اوڑھ اے سورہ منتهی  
روشن ہو جا اے محلات جنت  
کی حوروں! اراستہ ہو جاؤ اے  
فرشتہ قدم کی کمر کس لو اور  
عرش کے گرد حلقہ باندھ لو اے  
رفوان اجنت کے دروازے کھول  
دو اے مالک! دوزخ کے  
دروازہ بند کر دو کیونکہ وہ نور پہناں  
اور محفئی راز جو میری قدرت کے خزانوں

أَقْلَامُ الْأَقْدَارِ فِي لَوْحِ الْإِقْدَارِ  
بِاسْتِقْرَارِ الشُّطُوفِ الزَّكِيَّةِ  
وَالذُّرَّةِ الْمُصْفِيَّةِ فِي قَوَارِ بَطْنِ  
أَمْتِنَةِ الْقُرْشِيِّ شَوْدِي  
فِي أَنْكَوْنِ عَطْرِ ذَا صِفَاتِ  
الْمَلَأِ الْأَعْلَى وَبَحْرِ الْأَصْوَامِ  
جَوَامِعِ الْقُدْسِ الْأَسْنَى وَ  
أَفْرِشِ الْأَسْبَابِ الْعَبَّاسِ  
فِي مَنْوَةِ الصَّفَا لِقِيَا فَتَى  
الْمُلْكَةِ الْمُقَرَّبِينَ فِي هَذَا  
الشَّهْرِ يَعْلُو جَبَالُ هَذَا الْجَبِيبِ  
صَاحِبِ الْمُعْجَزَاتِ وَالْأَيَّامِ  
الْبَاهِرَاتِ وَبَرْنَتِ مَعَانِي  
صَاحِبِ السَّبْعِ الْمَشْنَعِ لَيْلَةِ  
الْأَشْيَتِ مِنْ شَهْرِ الرَّبِّ بَعِ  
الْأَقْدَلِ الدَّائِي (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ) -

میں ازل سے محفوظ رہا ہے، اب  
وہ نور مبارک آج کی رات بطن آمنہ  
میں رونق اجلال فرما رہا ہے۔ پھر  
جب روح اقتدار میں اقتدار کی تلمیں  
اس نطفہ زکیہ اور گوہر مصطفیٰ  
کے استقرار پر جاری ہوئیں  
تو بطن آمنہ قریشیہ میں نور مبارک  
نے استقرار فرمایا۔ پھر عالم کائنات  
میں ندا کی گئی کہ ملا را علی کو عود و غنبر  
کی خوشبودن سے معطر کرو اور  
قدسیوں کی صف بستہ جماعتوں کی  
عبادت گاہوں کو عطر بن کر دو اور  
طاہرہ مقربین کی ضیافت کے لیے  
عبادت گزار فرشتوں کی جاننازدوں کو  
بچھاؤ، اس لیے کہ اس ماہ مبارک  
میں معجزات قاہرہ اور روشن نشانیوں  
والے حبیب کا جلوہ ظاہر ہو گا۔

اور ربیع الاول کی بارہویں تاریخ شب و دوشنبہ میں صاحب سبب سبب ثانی یعنی  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہو گا۔

ارباب سیر اخبار بیان کوستے  
ہیں کہ جب سیدتنا آمنہ و منی اللہ  
عزہا کا شکم اظہر، حاملہ عورتوں کے

قَالَ أَهْلُ الْأَخْبَارِ فَلَمَّا بَلَغَ قَرَارُ  
بَطْنِهَا إِلَى مَدَّةٍ عِدَّةٍ شَهْرٍ  
الْحَبَالِي فِي أَقْدَلِ شَهْرِ رَبِّ



سَهْوُ رَأْفَةٍ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ  
 أَدَمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا  
 بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِحُلِّ الْعَالَمِ وَفِي  
 الشَّهْرِ الثَّانِي أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ  
 إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
 وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ  
 الْقُدْرِ الْفَيْسِ وَفِي الشَّهْرِ  
 الثَّلَاثِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ نُوْحٌ  
 (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا  
 حَمَلَتْ بِصَاحِبِ النُّصْرِ وَالْفَتْحِ  
 وَفِي الشَّهْرِ الرَّابِعِ أَتَاهَا فِي  
 الْمَنَامِ إِبْرَاهِيمَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
 وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ  
 الْوَقَارِ وَالْعِزِّ وَالشُّكْرِ وَفِي  
 الشَّهْرِ الْخَامِسِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ  
 إِسْمَاعِيلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَفِي  
 الْخَبَرِ كَمَا بِأَنَّهَا حَمَلَتْ بِصَاحِبِ  
 الْإِسْلَامِ وَالْمُهَابَةِ وَالتَّجِيلِ  
 وَفِي الشَّهْرِ السَّادِسِ أَتَاهَا  
 فِي الْمَنَامِ مُوسَى الْكَلِيمَ (عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا  
 حَمَلَتْ بِصَاحِبِ الْقَلْبِ السَّلِيمِ

مہینوں کے شمار کی مدت تک پہنچ  
 گیا تو ان ایامِ حمل کے پہلے مہینہ میں  
 سیدنا آدم علیہ السلام خواب میں آئے  
 اور حضرت آمنہ کو خوشخبری سنائی  
 کہ تم جہاں میں سب سے افضل  
 ذات کے حمل سے ہو۔ اور دوسرے  
 مہینہ میں خواب میں حضرت ادریس  
 علیہ السلام نے بشارت دی کہ تم  
 صاحبِ قدر و منزلت کی ذاتِ گرامی  
 سے حاملہ ہو۔ اور تیسرے مہینہ  
 حضرت نوح علیہ السلام نے مشرکہ  
 سنایا کہ تم نصر و فتح والی ذاتِ گرامی  
 حمل میں ہو۔ چوتھے مہینہ حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام نے تشریف لا  
 کر خبر دی کہ تم صاحبِ عزت و وقار  
 اور عظمت و کرامت والی ذات  
 حاملہ ہو، پانچویں مہینہ حضرت اسماعیل  
 علیہ السلام نے اگر بشارت سنائی  
 کہ تم ہیبت و سطوت والے صاحب  
 اسلام سے حاملہ ہوئی ہو۔ چھٹے  
 مہینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے  
 خوشخبری دی کہ تم فضیلت و عظمت

وَالْفَضْلُ الْعَظِيمُ وَفِي الشَّهْرِ الثَّامِنِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ وَادُّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَلَّتْ بِصَاحِبِ اللُّوْءِ الْمُحَقَّقُونَ وَالْحَقُّ فِي الْمَكْرُونِ  
وَالْمَقَامِ الْمُحْمَدُونَ وَفِي الشَّهْرِ الثَّامِنِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ سَلِيمَانُ  
(عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَلَّتْ بِنَبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ وَفِي  
الشَّهْرِ الثَّاسِعِ أَتَاهَا فِي الْمَنَامِ عِيسَى الْمَسِيحُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
وَأَخْبَرَهَا بِأَنَّهَا حَلَّتْ بِصَاحِبِ الْوَجْدِ الْمِلْحِ وَاللِّسَانِ الْفَصِيحِ  
وَالَّذِي بَيْنَ الصَّيْحِ -

والے، صاحبِ قلمِ سلیم سے حاملہ ہو، اور سالوں میں ہینہ حضرت داؤد علیہ السلام  
نے اگر مشرودہ دیا کہ تم کھلے اور دراز نوار والے، مالکِ حوضِ مورد، صاحبِ  
مقامِ محمود کی ذاتِ گرامی کے محل سے ہو، آٹھویں ہینہ حضرت سلیمان علیہ السلام  
نے بشارت دی کہ تم نبیِ آخر الزماں کو ذاتِ مشرودہ صفات سے حاملہ ہو، اور  
نویں ہینہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اگر مشرودہ سنایا کہ تم صاحبِ وجہِ ملیح،  
زبانِ فصیح اور دینِ صحیح کی ذات سے حاملہ ہو۔

## قصیدہ

يَا حَوْلَ لِدَاكَ حَيِّ عَزَّيْزٌ اِقْبَالَ  
بِوَصْفِهِ يَكْلَعُ الْعُشَّاقُ اَمَالًا  
لے وہ ذات جو عزت و اقبال کو عادی ہے جنکی نعمت گزنی سے عشاق امیدوں  
کو پہنچتے ہیں۔

يَا مَدَّ عَى الْحُبِّ نَبِيٌّ دَهْنُ ذُو وَلِيٍّ  
وَفِي هَوَاهُ جَفَا هَلَاكِ اَطْلَالًا  
لے محبت کے دعویدار یہی ذات تو محبت کے لائق ہے دنیا میں محبت میں  
بتلا ہو کر گھر بار چھوڑ کر کیوں ظلم کرتا ہے۔  
اِنْ كُنْتُ تَعَشِّقُكُمْ مَتْنِي حُبِّتِي  
فَمَنْ لَكَ الْقَلْبُ مُشْتَاقٍ اِلَّا لَا  
اگر تجھے حضور سے عشق ہے تو تو انکی محبت میں فنا ہو جا کہیں کہ عاشق کا دل مشتاق ہوتا ہے ورنہ نہیں



الشُّوقُ تَعِشَقُهُ وَجَدَّ أَنْ تَقْصِدُهَا  
 حالانکہ ادنیائیں ان سے عشق کرتیں اور ددڑتی ہوئی شوق سے جاتی ہیں۔ اور  
 ان کے دیدار سے عزت و بزرگی طلب کرتی ہیں۔

مُشَاقَّةُ عَشَقَتِكَ مِنْ لَاشِبِيَّةٍ لَكَ  
 وَيَقْطَعُ الشُّوقُ مِنْهَا نَيْسِرًا أَرْضَالًا  
 ادنیائیں مشاق ہیں اور اس عشق کرتی ہیں جس کا کوئی نظیر نہیں اور اس  
 شوق میں ددڑ ددڑ کر اپنے جوڑوں کو اکھاڑ دالتی ہے۔

إِيَّاكَ الْعَدْلُ مَوْفَى الْعَوْنِ الشُّبُهَةِ  
 قَدْ فَاقَ فِي الْحُسْنِ أَشْكَالًا قَامُثًا  
 خبردار! اور انصاف کر! جہاں میں کون ان کا مشابہ ہے بلاشبہ وہ بہترین  
 شکل و صورت پر فائق ہیں۔

إِنْ جِئْتُ بَانَ الْفَقْرِ أَوْ جِئْتُ مَرِيضًا  
 فَحُطَّ يَا حَارِي الْعَيْسِ أَحْمَالًا  
 اگر تو مرو یا محبوب کی منزل تک پہنچے تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے  
 بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا۔

صَاعُ الزَّمَانِ وَلَمْ تَنْظُرْ مَنَازِلَهُ  
 مَا رَأَيْتُ بِذَلِكَ الشَّعْبِ أَطْلَالَ  
 تو اے حدی پڑھنے والے وہاں اپنے بوجھ کو اتار کر ٹھیر جا وقت ضائع ہو گیا  
 اور میں نے ان پہاڑی راستوں کی زیارت تک نہ کی۔

فِي بَيْتِي يُقِيدُنِي وَالْقَيْدُ يَقِيدُنِي  
 وَ قَدْ حَمَلْتُ مِنَ الْأُزَارِ أَثْقَالَ  
 میرے گناہ مجھے مقید کرتے ہیں اور قید مجھے باز رکھتی ہے بلاشبہ میں نے  
 گناہوں کے انبار لا رکھے ہیں۔

لَكِنِّي فِي عِنْدِ أَرْحَمِ الْإِلهِ لَا يَشْفَعُ لِي  
 فَحَسَنَ ظَنِّي بِخَيْرِ الْخَلْقِ مَا ذَاكَ  
 لیکن میں کل روز قیامت اپنی شفاعت کا ان سے امیدار ہوں میرا یہ حسن ظن،  
 خیر الخلق کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔

فَقَدْ كُفِيَ نَالِي بِأَبِ الْكَرِيمِ مَنْ  
 يَلْجَأُ إِلَيْكَ بِكَ رَحْبًا اقْبَالَ  
 فَقَدْ كُفِيَ نَالِي بِأَبِ الْكَرِيمِ مَنْ  
 یلجأ الیک بیک رحبا اقبالا

اب ہم سخی کے دروازہ پر ازردہ دل آئے ہیں جو بھی پریشان حال آتا ہے وہ  
فساخی اور اقبال مندی پاتا ہے۔  
هُوَ الْيَتِيمُ الَّذِي ضَلَّ الْوُجُوْنَ هُوَ  
یہاں سے بنی ہیں جن سے سارا جہاں روشن ہے اور ان کے اجمال ذکر سے ہی دل  
خوش ہوتا ہے۔

بِحَقِّهِ يَا اِلٰهِيْ جَدُّنَا كَرَمًا عَفُوًّا اَنْ صَفَحَا اِكْرَامًا اَوْ اَجْلَالًا  
ان کے طفیل اے خدا ہم پر فضل فرما عافان درگزر اور عزت و بزرگی سے نصیب فرما۔  
صَلَّى عَلَيْكَ اَللّٰهُ الْعَرْشِ ثُمَّ عَلٰى  
اے خدا نے عرش پر رحمت فرما پھر آپ کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔  
قِيلَ لَهَا كَمُلَتْ مَدَّةُ الشُّهُوْرِ  
مروی ہے کہ جب نو مہینے پورے  
وَقَرُبَتْ لَيَالِي الْاَيَّامِ فَفِيْ اَوَّلِ  
ہوئے ولادت کی راتیں قریب  
لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ الرَّبِيعِ الْاَوَّلِ  
آئیں تو ماہ ربیع الاول کی پہلی رات  
حَصَلَ لِامْنَةِ السُّرُورِ وَالْحَنَانِ  
کہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کو خاص  
وَفِي الْبَيْلَةِ الْثَانِيَةِ بُشِّرَتْ  
قسم کی خوشی و مسرت معلوم ہوئی اول  
بِنَيْلِ الْاَمَالِ وَالْمُنَى فِي الْبَيْلَةِ  
دوسری رات میں آرزو و تمنا کے  
الثَّلَاثَةِ سَمِعَتْ نَبِيَّكَ الْمَلَكُ  
پورے ہوئی کی بشارت دی گئی۔  
مُعَلِّمًا فِي الْبَيْلَةِ الرَّابِعَةِ  
تیسری رات میں صاف طور پر  
بَدَا سَعْدُهَا وَالْحَنَانُ فِي  
فشتوں کی تسبیحوں کی آواز کو سنا  
الْبَيْلَةِ الْخَامِسَةِ اَمَّا الْفَرَحُ  
اور چوتھی رات میں انہیں اپنی سعاد  
وَالْمُشْرِقُ مَا نَبَزَ مَا دَنَا فِي  
و خوش بخشی ظاہر ہوئی، پانچویں رات  
الْبَيْلَةِ السَّائِيَةِ نَالَ عَنْهَا  
میں دائمی خوشی و مسرت معلوم ہوئی  
النَّعْبُ وَالنَّصَبُ وَالْحَنَانُ  
اور اس وقت ذکر و زکریٰ رہی اور نہ



وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّابِعَةِ رَأَتْ  
 فِي مَنَامِهَا الْخَلِيلَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)  
 قَالَ لَهَا بُشْرِي يَا بِنْتِي بِالْجَلِيلِ  
 صَاحِبِ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى وَالْأَنْبِيَاءِ  
 فِي الْكُنَى وَفِي اللَّيْلَةِ الثَّامِنَةِ  
 طَافَتِ الْمَلَائِكَةُ حَوْلَهَا لِقَابِ قُرْبٍ  
 وَضَعَهَا وَنَادَى فِي اللَّيْلَةِ  
 الثَّاسِعَةِ أَشْرِقَ النُّجُومُ فِي  
 الصُّبْحِ وَنَعَمَ بِذَلِكَ الْمُنَا  
 وَفِي اللَّيْلَةِ الْعَاشِرَةِ تَرَنَّمَتِ  
 الْأَطْيَارُ فَرَحًا لِمَوْلَى الْبَشَرِ  
 الْمُخْتَارِ بِاللَّعُونِ وَالْعُنَا فِي  
 اللَّيْلَةِ الْحَادِي عَشَرَ حَمَّتِ  
 الْمَلَائِكَةُ رِجَالَهَا بِالْحَمْدِ  
 وَالشُّنْفِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ  
 عَشَرَ سَمِعَتْ قَائِلًا يَقُولُ  
 هَئِنَا لَكَ يَا أَمْنَةُ الْبُشْرَى  
 بِهَذَا الْمَوْلَى الَّذِي تَلِدِينَ  
 فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَإِذَا ضَعْتَ  
 شَمْسَ الْفَلَاحِ وَالْهُدَى فَمُبَشِّرُ  
 مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

سستی۔ اور چھٹی رات میں ان سے  
 تھکان، مشقت اور تکلیف جاتی رہی  
 ساتویں رات میں سیدنا خلیل علیہ  
 السلام کو خواب میں دیکھا اور انہوں  
 نے اچھے ناموں اور نشانوں اور  
 کنیت والے صاحبِ جلال نبی  
 کی بشارت دی اور آٹھویں رات  
 میں فرشتوں نے ان کے گرد طواف  
 کیا۔ پھر جب وضعِ حمل کا زمانہ بہت  
 قریب آگیا تو نویں رات نور و ضیاء  
 کا ظہور ہوا اور ہر طرف پھیل گیا اور  
 دسویں رات میں نبی مختار کی ولادت  
 کی خوشی میں مختلف لحنوں اور راگوں  
 سے پرندوں نے چہچہاہٹ شروع  
 کر دیا۔ گیارہویں رات میں فرشتوں  
 نے اپنے خالق کائنات کی حمد و ثنا  
 کا غلغلہ شروع کر دیا۔ بارہویں  
 میں سیدتنا آمنہ نے سنا کہ کوئی کہنے  
 والا کہہ رہا ہے اے آمنہ تمہیں مبارک  
 ہوا اور اس فرزندِ مولود کی خوشخبری  
 ہو جسے تم آج کی رات تولد کر دو گی۔  
 جب تم سے وہ آفتاب ظاہر ہو جائے تو اس کا نام محمد رکھنا (صلی اللہ علیہ وسلم)

قِيلَ فَسَطَعَ نُوْرُ النَّبِيِّ وَفَانَى  
 لِسَانُ الْعَالِ يَا جَبَلُ ابْنِ قَبِيْسٍ  
 هَذَا صَاحِبُ الْمُسْتَرْقَى الْكَلِيْسِ  
 يَا جَبَلُ حَرَى هَذَا مَوْلِدُ خَيْرِ  
 النُّوْرِ يَا جَبَلُ عَرَفَاتُ هَذَا  
 الْمُنْجِي مِنَ الْهَلَكَاتِ - يَا مَجْدَ  
 الْخَفِيْفِ - قَدْ وَافَاكَ اَكْرَمُ  
 ضَيْفٍ - يَا اَهْلَ مَنَا - قَدْ  
 حَصَلَ لَكُمْ الشُّرُوْدُ وَالْهَنَاءُ  
 يَا مَرْفَقَ قَدْرِ الْقُفَا - هَذَا  
 النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى - يَا قُبَّةَ  
 زَمْرٍ - هَذَا النَّبِيُّ الْاَعْظَمُ  
 اِفْتَحِزِي يَا سَمَوَاتُ بِصَاحِبِ  
 الْاَيَاتِ وَالْمُعْجَزَاتِ - اِفْتَحِزِي  
 يَا اَرْضَيْنِ رَبِّدِ الْاَقْلِيْنَ  
 وَالْاُخْرَيْنِ -

کرد۔ اے زمین! ادین و آخرین کے سردار کی ولادت پر فخر کرو۔

قِيلَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْكَلَةٌ  
 ابْوَلَانِ تَهْوَى قَرَبَ طُلُوْحِ  
 صُبْحِ الْخَيْرِ وَالسَّعَا نَقَدَتْ  
 كَانَتْ لَهَا الْعِزُّ وَالنُّصْرُ وَالشُّرْفُ  
 وَالسِّيَارُ تَهْوَى نُسَبَ عَلَمُ

مردی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے نور مبارک ٹھٹھ طلوع  
 فرمایا تو زبانِ حال سے کسی نے پکارا  
 اے کوہِ ابوقہیس! یہ ذاتِ صاحبِ  
 مسرت و فراست ہے۔ اے  
 کوہِ حری! یہ ولادتِ خیر النور کی  
 ہے اے کوہِ عرفات! یہ ولادت  
 ہلاکتوں سے نجات دینے والے کی  
 ہے۔ اے مسجدِ خیف! آج تیرے  
 پہلو میں عظیم المرتبت مہمان کا جلوہ  
 رونما ہوا اے منیٰ کے رہنے والو!  
 بلاشبہ آج تمہیں خوشی و برکت چاہل  
 ہوئی۔ اے کوہِ صفا و مروہ! یہ نبی  
 مصطفیٰ ہیں۔ اے قبۃ زمر یہ  
 عظیم الشان نبی ہیں اے آسمانو!  
 صاحبِ آیات و معجزات پر فخر

مردی ہے پھر جب ولادت مبارکہ  
 کی رات آئی اور اس ذاتِ سرور  
 صفات جو صاحبِ عزت و نصرت  
 اور صاحبِ شرف و نیابت ہے  
 کی ولادت کے لیے خیر و سعادت



بِالْمَغْرِبِ وَ عَلَّمَ عَلَى أَظْهَرِ الْكَعْبَةِ  
وَحَلَّ بِإِبْلِيسَ اللَّعِينِ صَلَّ  
وَيْلٌ لِي كَرِيمَةٍ وَ خَرَبَتْ  
الْأَفْئَامُ عَلَى رُؤْسِهَا وَ  
الْقَيْتِ الشَّيَاطِينُ بِخَزِيرِهَا  
وَيُوسُفَاقِ خَدَّتْ تَارُ  
فَارِسٍ وَلَهَا الْفُجَارُ لَمَدُ  
تَحْدُكُ وَ انْشَقَّ إِيوَانُ كِسْرَى  
مِنْ هَيْبَةِ فَكُولِ أَحْمَدَ عَفِ  
غَاظَتْ بِحَيْرَةٍ سَائِلَةٌ فَافِ  
وَ اِنْ يَسْمَاوِ قَدَوْنَتْ مِنْ  
بَيْتِ أَمْنَةِ النَّجْمِ وَ أَطْلَعَ عَلَى  
وَضْعِهَا الْحَيُّ الْقَيُّومُ فَلَمَّا اشْتَدَّ  
بِأَمْنَةِ أَطْلَقَ وَ لَمْ يَعْلَمْ بِهَا  
أَحَدٌ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ مَنَافٍ  
ثُمَّ قَالَتْ أَمْنَةُ فَمَا أَتَمَمْتُ  
الْكَلَامَ حَتَّى امْتَلَأَ عَلَى الْبَيْتِ  
نِسْوَةٌ طَوَّ الْأَحْسَا نَاسُؤُ الشُّرُ  
حُمَرُ الْخَدَّوْنِ وَ يُفَدِّ يَلْنِي وَ  
يَقْنُنِي يَا أَمْنَةُ لَا بَأْسَ  
عَلَيْكَ فَهَكَذَا الْعَوْرُ الْعَيْنُ  
أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ لِنَبْرَكَ

کی صبح کے طلوع کا وقت آیا تو ایک  
علم مشرق میں اور ایک علم مغرب میں  
اور ایک علم خانہ کعبہ پر نصب کیا گیا  
اور شیطان مردود پر ہر قسم کی تکلیف و  
شدت اتاری اور کسریں بت کر  
پڑے اور شیاطین کو ان کی اپنی  
رسوائی و ذلت میں ڈال دیا گیا  
اور فارکس کی وہ آگ جو ایک ہزار  
سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی  
تھی اس رات بجھ گئی۔ اور احمد  
مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت  
کی ہیبت میں کسری کے محل میں  
زلزلہ آیا اور دریائے سادی خشک  
ہو گیا اور مادی سادہ میں پانی جوش  
مارنے لگا اور سیدتنا آمنہ کے گھر  
کے نزدیک ستارے قریب آ گئے  
اور حی و قیوم (اللہ تعالیٰ) نے انہیں  
وضع محل پر مطلع فرمایا پھر جب  
سیدہ آمنہ کو دروزہ معلوم ہوا اور  
انہوں کے سوا کوئی دوسرا شخص اس  
سے واقف نہ ہوا تو انہوں نے اپنے  
ہاتھوں کو اس ذات کی جانب جو ہر

بِهَذَا الْمَوْكِنِ الَّذِي تَلِدُ يَنْمُو  
 فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ (صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْكَ يَا سَلَمَةُ) قَالَتْ أَمَّا  
 ثُمَّ خَلَّ عَلَى طَائِرٍ عَظِيمٍ  
 وَ صَارَ شَابًّا عَظِيمًا وَ فِي يَدِهِ  
 قَدْ خُصَّ مَسْلُوقٌ شَرَابًا أَبْيَضٌ  
 مِنَ اللَّبَنِ وَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ  
 وَ أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ  
 الْآنَ فَرَفَنَّا وَ لَكِنِّي أَيَا هُوَ قَالَ  
 لِي إِشْرَبِي فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ  
 لِي ارْتَبِي فَأَرْتَبِي ثُمَّ قَالَ  
 لِي اذْنَبِي فَأَذْنَبْتُ  
 ثُمَّ أَخْرَجَ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ  
 وَ مَسَحَ بِهَا عَلَى بَطْنِي وَقَالَ  
 اظْهَرِي يَا سَيِّدَ الْمُرْسِكِينَ  
 اظْهَرِي يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اظْهَرِي  
 يَا نَبِيَّةَ الْعَالَمِينَ اظْهَرِي يَا  
 نَبِيَّ اللَّهِ اظْهَرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 اظْهَرِي يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ اظْهَرِي  
 يَا نُورَ مِنْ نُورِ اللَّهِ بِمِثْلِ اللَّهِ  
 اظْهَرِي يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 فَظَهَرَ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا سَلَمَةُ)

باطن و مخفی حالت کا راز وار ہے  
 مناجات کے لیے پھیلائے اور  
 کہنے لگیں میرے پاس عبد مناف  
 میں سے کوئی اس وقت نہ عورت  
 نہیں ہے پھر وہ فرماتی ہیں کہ ابھی  
 میری دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ میرا گھر  
 حسین و جمیل، طویل القامت،  
 سیاہ بالوں اور سرخ گالوں والی  
 عورتوں سے بھر گیا اور وہ میری بلائیں  
 لے گئیں اور کہنے لگیں اے آمنہ  
 تم کوئی فکر و غم نہ کرو ہم جنتی عورتیں  
 ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس مودود  
 مبارک سے برکت لینے کے لیے  
 جسے تم اس رات تولد کر دگی،  
 تمہاری طرف بھیجا ہے (صلی اللہ  
 علیہ وسلم) سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ  
 پھر میرے سامنے ایک عظیم پرندہ  
 نمودار ہوا ایک نرم و نازک جوانی  
 کی صورت اختیار کر لی اور اس کے  
 ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید  
 شہد سے زیادہ شیریں اور مشک  
 سے زیادہ خوشبودار شربت سے



كَالْبَدْرِ الْمُنِيرِ، الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ  
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَدَّ  
يُقَرِّعُ هَذِهِ الْآيَاتُ -  
سے بھرا ہوا پیالا تھا۔ اس نے مجھے  
وہ پیالہ دے کر کہا اسے پی لو میں  
نے اسے پی لیا

پھر اس نے مجھے کہا سیر ہو کر پو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر  
اس نے کہا اوسپیو، میں نے اور پیا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ نکا کر میرے شکم پر  
پھیر کے کہا! اے سید المرسلین ظہور فرمائیے، اے خاتم النبیین جلوه افروز  
ہو جائے، اے رحمتہ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو  
جائے، اے رسول اللہ تشریف لائے، اے خیر الخلق جہان کو منور فرمائے  
اے نور من نور اللہ جلوه افروز ہو جائے، بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ  
تشریف لائے، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چودہویں رات کی مانند  
چمکتے جہاں میں رونق افروز ہوئے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ  
پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے

وَالِدَ الْجَيْبِ وَخَدَّيْهِ يَتَوَدَّدُ  
وَالِدَ الْجَيْبِ وَخَدَّيْهِ يَتَوَدَّدُ  
جیب خدا پیدا ہوئے اور ان کی مثل کبھی پیدا نہ ہوگا گلگوں خاں لے جیب خدا پیدا ہو  
وَالِدَ الْجَيْبِ مَكَلَّلًا مَطِيبًا  
وَالِدَ الْجَيْبِ مَكَلَّلًا مَطِيبًا  
سر لگائے خوشبودوں میں معطر جیب خدا پیدا ہوئے آپ کے رخصتوں  
سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں۔

وَالِدَ الَّذِي لَوْ لَاهُ مَا كَرَّ النَّفْسُ  
وَالِدَ الَّذِي لَوْ لَاهُ مَا كَرَّ النَّفْسُ  
اگر آپ پیدا نہ ہوتے تو کبھی بھی نفی، حمی اور معہد (جو کہ مجازاً محبوب کو کہا  
جاتا ہے) کے تذکرے نہ ہوتے۔

وَالِدَ الَّذِي لَوْ لَاهُ مَا تَطَهَّرَ الْقَبَا  
وَالِدَ الَّذِي لَوْ لَاهُ مَا تَطَهَّرَ الْقَبَا  
آپ ہی کی وہ ذات ہے اگر آپ نہ ہوتے تو مقامِ قبا کا ظہور نہ ہوتا اور

نہ داری محض کی طرف کوئی قصد کرتا۔  
 هَذَا الَّذِي جَاءَتْ إِلَيْكَ غَزَالَتُهُ وَالْجَذْعُ حَقًّا قَالَ أَنْتَ حَسْبُكَ  
 آپ کی وہ ذات ہے کہ ہرن اور کھجور کے درخت نے آپ کے پاس  
 آکر کہا آپ سچے محمد ہیں۔

هَذَا إِمَامُ الْمُرْسَلِينَ حَقِيقَتُهُ  
 لَهَذَا اخْتِامُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَبِيِّهِ  
 آپ تمام رسولوں کے حقیقۃً امام ہیں آپ ہی سلسلہ نبوت کو ختم کرنے  
 والے اور سردار ہیں۔

إِنْ كَانَ يُوسُفُ قَدْ أَفَاقَ جَمَالَهُ  
 وَاللَّهُ فِي الْمُحِبُّوبِ مِنْهُ أَزِيدُ  
 اگر حضرت یوسف سامنے ہوں تو آپ کا جمال ان پر فائق ہے خدا کی قسم  
 اس محبوب کا جمال ان سے بہت زیادہ ہے۔

لَوْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ أُعْطِيَ رُشْدَهُ  
 يَا لَيْتَ الْيَهُودَ لَوْنُ مِنْهُ أُرْشِدُ  
 اگر حضرت ابراہیم کو رشد و ہدایت دی گئی تھی تو خدا کی قسم یہ موروں کا اثر میں ان  
 سے زیادہ ہے۔

أَوْ كَانَ قَدْ أُعْطِيَ الْمَسِيحُ عِبَادَتَهُ  
 فَمُحَمَّدٌ مِنْهُ أَجَلٌ وَاسْتَبَدَّ  
 اگر حضرت عیسیٰ کو صفت عبادت سے نوازا گیا تو یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)  
 ان سے بڑھ کر جلیل القدر اور عبادت گزار ہیں۔

هَذَا الَّذِي خَلَعَتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةُ  
 وَنَفَاسَتُ فَتَطِيرُ بِهِ لَا يُؤْجَدُ  
 آپ کی وہ ذات ہے جسے پرشاک اور جنتی نفیس لباس خلعت میں دیکھی تو آپ  
 کی نظیر محال ہے۔

جَبْرِيلُ نَادَى فِي مَنْصَةِ حُسَيْنٍ  
 هَذَا مَدِيحُ الْكُونَ هَذَا أَحْمَدُ  
 جبریل نے اپنے حسن گاہ میں ندا کی یہ کائنات کے ممدوح اور ان کا نام احمد ہے۔  
 يَا عَاثِقَيْنِ تَوَلَّيْتُمَا فِي حُسَيْنٍ  
 هَذَا هُوَ الْحَسَنُ الْجَمِيلُ الْمُسَرَّنُ



اسے عاشقو! انکی محبت میں وارفتہ و بخود ہو جاؤ۔ کیونکہ یہی تو حسن و جمال میں یکتا اور بے مثل ہیں۔

سَيُورِي ابْنُ جَدِّكَ اسْمَعُو الْعَالِي كَيْفَ  
يَعْدُو وَيُعِينُ بِالْعَوْنِ وَيُكْشِدُ  
نجد میں جا کر دیکھو اور اپنے حدی خوان کو کس طرح مختلف محنوں میں حدی پڑھتے اور پاداز بلند کرتے ہیں۔

وَيَقُولُ يَا عَشَّاقُ هَذَا الْمُصْطَفَى  
وَيَقُولُ يَا مُشَّتَاقُ هَذَا الْأَجْدُ  
اور کہتے ہیں کہ اے برگزیدہ نبی کے عاشقو! اور کہتے ہیں کہ اے بلند رتبہ بنی کے مشتاقو۔

يَا نَارَ لَيْلٍ الْمُضَى فِي شَرْعِكَ  
يَا مَوْلَا الْمُخْتَارِ كَمَلِكَ مِنْ شَأْنِ  
اے منحنی کے اترنے والو! تھو اے راستہ میں بندہ عشق کو بلاشبہ ڈرایا جاتا ہے  
وَمَدَّ آخِ تَعْلُو وَنِ كُرْشِي وَجَدُ

اے سرور مختار! آپ کی کتنی ہی توصیف، برتر تعریفیں اور ذکر جمیل موجود ہیں۔  
لَمْ يَأْتِ بِيْ اَنْ لَّا اَنْ اَنْدَرُ مَشْهُدًا  
زمانہ سابقہ میں اولاد آدم میں آپ کا مثل نہیں پیدا ہوا یہ معتد حدیث ہے۔

قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ يَا سِرْ هَرْدُ  
وَلَا الْعَجِيبُ وَنِ مَشْهُدًا لَّا يُؤْكَدُ  
آسمان کے تمام فرشتوں نے ملکر کہا جیب خدا پیدا ہوئے (جنکا مثل نہ پیدا ہوگا)

صَلُّوا عَلَيَّ بِكُلِّ رَكْعَةٍ عَشْرِينَ  
أَلْفَ الصَّلَاةِ مَعَ السَّلَامِ وَزَيْدُ وَ  
صبح و شام (ہر وقت) آپ پر دو سو پڑھو ہزار بار صلوٰۃ و سلام کیسا تعجب کہ اس سے زیادہ پڑھو  
(اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى آله واصحابه اجمعين)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَهُ  
الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ  
عَلَيْ يَدِ يَمِ شَاخِصًا إِلَى السَّمَاءِ  
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان  
فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم اس حال میں پیدا ہوئے کہ آپ

بَعِيْنٌ وَّ قُلْ لِّمَآ وَ لِدَ خَرَّ عَلَىٰ اَسْحَآجٍ  
 اَلْقُرْبِ وَّ نُوْرٌ قَدْ وَّ صِلَ اِلَى  
 اَلْحُجُبِ وَّ خَرَقَهَا لَمْ تَجِدْ اَمْنًا  
 اَمِنَ اَلْمَطْلُوعِ لَا مَآرَ هَقْمَا  
 وَّ اِنَّ رُءُوسَ اَلْمَلٰٓئِكَةِ لَمَّا وَضَعَتْ  
 اَمُّ رَفَعَتْ اِلَى السَّيْحِ اَلْاِسْبَاقِ وَّ نُوْرٌ  
 قَدْ مَلَا اَلْاَفَاقَ وَّ قَدْ تَوَّجَّهَا خَالِقَهَا  
 بِتَاجِ اَلْكَرَامَةِ وَّ مَنَاطِقَهَا وَّ جَاءَتْ  
 بِهَا مَخْتُوْنَ نَآءُ مَكْحَلًا شَمْسٌ سَعِدًا  
 قَدْ اَبَدَاتُ تَالِقَهَا شَمْسٌ نَظَرَتْ  
 اِلَيْهَا اَمِنَ قَدْ وَّ هِشْتُ فِي جِهَالٍ وَّ  
 اَبْتَهَجْتُ فِي رُءُوسِ كَمَالٍ وَّ هُوَ فِي  
 حَلِّ اَلْبَهَاءِ وَّ اَلْوَقَارِ مَلْفُوْفٌ  
 فِي الْمَلٰٓئِكَةِ مِنْ حَوْلٍ صَفُوْفٌ  
 صَفُوْفٌ وَّ سَمِعَتْ قَالًا يَقُوْلُ طُوْفُوْا  
 بِهَا مَشَارِقَ اَلْاَرْضِ وَّ مَغَارِبَهَا وَّ  
 عَلَى الْبَحَارِ كُلِّهَا وَّ عَلَى اَلْوُحُوْشِ رَفْعُ  
 فَلَوْ اِتَّهَانَ عَلَى الْبَعِثِ فِي خَلْقِ اِتِّهَانَا  
 وَّ اَعْرِضُوْا عَنْ رُءُوسِ حَافِي لِيَعْرِفُوْا  
 بِاَسْمَاءِ وَّ خَلْقَتِ وَّ طُوْفُوْا اِبْرَءًا عَلَى  
 مَوَ اَلْيَدِ الْاَيْمَنِ اَوْ لِيَعْلَمُوْا اَتَاَرُ  
 بَرَكَاتِ

لپنے دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرتے، اپنی چشم  
 مبارک سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہی  
 تھے۔ مروی ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی  
 قرب الہی کے مصلے پر سجدہ کیا اور آپ کا  
 نور حجاب عظمت تک پہنچ کر اسے بچاڑ دیا  
 اور سیدہ آمنہ نے دردِ زہ کی شدت، اصلاً  
 محسوس نہ کی اور نہ ایسی بات معلوم ہوئی جو  
 خطرناک ہو، جب سیدہ آمنہ نے آپ کو تولد  
 کیا تو ملائکہ کے سرداروں نے آپ کو <sup>اٹھایا</sup> کوسالوں  
 آسمانوں پر لے گئے اور آپ کے نور سے  
 جہاں کا ہر گوشہ بھر گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ  
 کو تاج کرامت عطا فرما کر کربتہ سعادت  
 فرمایا۔ آپ خلتہ شدہ اور سر لگائے ہوئے  
 دنیا میں تشریف لائے اور آپ کے افتاب سعادت  
 نے اپنی تابانیاں ظاہر فرمائیں۔ پھر جب  
 سیدہ آمنہ نے آپ پر نظر ڈال تو وہ آپ کے  
 حسن و جمال پر متحیر ہو کر رہ گئیں اور از حد سر  
 ہوئیں۔ بلاشبہ آپ شوکت و تار کی خلعتوں  
 میں لپٹے ہوئے تھے اور فرشتے آپ کے  
 گرد اگر وصف بہت کھڑے تھے۔ سیدہ آمنہ  
 نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا کہ آپ کو روئے بین  
 کے مشارق و مغارب ہر بر و بحر چرند پرند  
 اور جنات کی خدوئیں کا طواف کراؤ اور تمام روحانیات پر آپ کو پیش کر دے تاکہ وہ آپ کی



پیدائش اور اسلم گرامی کو پہچان سکیں اور تمام نبیوں کی ولادت گاہوں کا طواف کراؤ تاکہ وہ بھی آپ کی برکت سے فیضیاب ہوں۔

قَالَتْ اٰمِنَةٌ وَّ بَهِيَّةٌ قَاتِلَةٌ لِّلْاٰثِمِيْنَ  
خَذُوْهُ عَنْ اَعْيُنِ النَّاسِ وَاَعْطُوْهُ  
صَعْوَةً مِّنْ اَمْرِ مَّعْرُوْفَةٍ شَيْثٍ وَّ  
رِقَّةٍ نُّوْجٍ وَّ خُلَّةٍ اَبْرٰهِيْمَ وَّ  
اَسْتِسْلَامٍ اِسْلٰعِيْلَ وَّ صَبْرٍ اَيُّوْبَ  
وَّ شُكْرٍ يَعْقُوْبَ وَّ جَمَالَ يُوْسُفَ  
وَّ مَوْتَ دَاوُدَ وَّ اٰمَرَ سُلَيْمٰنَ  
وَّ حِكْمَةَ لُّقْمٰنَ وَّ قُوَّةَ مُّوْسٰى  
وَّ زُهْدَ يَحْيٰى وَّ بَشَرَةَ عِيسٰى وَّ  
اَغْيُسُوْكَ فِىْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ  
وَّ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ  
ثُمَّ اَرْسَلْتُ اِلٰى جَدِّكَ عَبْدِ الْمَطْلِبِ  
فَجَاءَ اِلَيْهَا وَّمَا لَهَا مِنْ حَالِهَا وَّمَا  
لَهَا يَهَا فَخَبَرْتَهُ بِاَسْرَةِ الْاَخْبَارِ  
وَمَا شَهِدَتْ مِنْ مُّعْجَزَاتِ مَّوَدِّ  
الْاَنْوَارِ فَاَخَذَكَ جَدُّكَ عَبْدُ الْمَطْلِبِ  
وَّ دَخَلَ مَعَهُ بِالْكَعْبَةِ وَّقَامَ  
عِنْدَ هَا يَدِ عَوَالِدِهِ وَّ يَشْكُرُكَ عَلٰى  
مَا اَعْطَاكَ وَّ رَدِّكَ اِلَيْهِ فَقَالَ يٰ اَبِي  
شَعْرَانَ اِنِّىْ اَلْمُسْتَبِيْرُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَّ سَلَّمَ) -

سیدہ آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی کہنے والے  
کو کہتے سنا کہ آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپاؤ  
اور آپ کو سیدنا آدم کی صفوت، سیدنا  
شیث کی رفعت، سیدنا نوح کی رقت،  
سیدنا ابراہیم کی خلعت، سیدنا اسماعیل کی  
انقیاد و اطاعت، سیدنا ایوب کا صبر استقامت  
سیدنا یعقوب کا شکر، سیدنا یوسف کا حسن  
جمال، سیدنا داؤد کی آواز، سیدنا سلیمان کی  
حکومت، سیدنا لقمان کی حکمت، سیدنا یحییٰ کی  
قوت، سیدنا یحییٰ کا زہد، سیدنا عیسیٰ (علیہ السلام)  
کی بشارت  
عطا کرو اور انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں  
آپ کو ڈھانپ دو۔ پھر آپ کے دادا  
سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اطلاع  
دی گئی جب وہ آئے تو حال دریافت  
کیا تو سیدہ آمنہ نے تمام احوال اور نورانی  
فرزند کے جو معجزات شاہدے کیے  
سب بیان کیے۔ پھر سیدنا عبدالمطلب  
آپ کو گود میں لے کر خانہ کعبہ لائے اور  
وہاں دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ کے اس  
عطیہ پر شکر کا اظہار کیا۔ فرمودی ہے کہ سیدنا

عبد المطلب نے اسی وقت فی البدیہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ اشعار پڑھے۔  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطَا سَیِّدَیْ هٰذَا الْعِلْمَ وَالطَّیِّبَ الْاَرْضِیَّ اَنْ  
 ہر قسم کی حمد اللہ ہی کو سزاوار رہے جس نے مجھے یہ فرزند طیب و طاهر عطا فرمایا  
 قَدْ سَكَانَ فِی الْمَعْدِ عَلَی الْعِلْمَانِ اُعِیْذُكَ بِالْبَیْتِ ذِی الْاَبْكَابِ  
 شبہ گوارہ میں ہی یہ تمام فرزندانوں کا سر رہے میں ارکان والے گھر خانہ کعبہ کی پناہ میں دیتا ہوں  
 حَتّٰی اُرَاجُكَ اِلٰی طَرِیقِ الدِّسَانِ اُعِیْذُكَ مِنْ شَرِّ ذِی شُنَاتِ  
 جتنک کہ میں اسے زبان سے بولنے والا دیکھوں میں دشمن کے شر سے اسے پناہ میں دیتا ہوں  
 مِنْ حَارِیْدٍ مُّضْطَرِبِ الْعِیَانِ اَنْتَ الَّذِیْ سَمِیْتَنِيْ فِی الْقُسْرَانِ  
 پر عساور بے چین آنکھوں والے سے تو ہی وہ ہے جس کا نام قرآن میں رکھا گیا  
 اَخَذَ مَحْضُوْا بَاغِلَ الْجَنَانِ اَنْتَ الَّذِیْ سَمِیْتَنِيْ فِی الْقُسْرَانِ  
 اَبِیْنَا ذِیْ سَعْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالِ  
 نا خلق اللہ و ما فدا و ما بر انفسا  
 اَكْرَمَ مِنْ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم)  
 علیکم و سلم) و ما افسد شیئا  
 بِعِیَاقِهِ اَحَدٍ غَیْرِکَ فَقَالَ لِعَمْرٍو  
 و حیاتک یا محمد و لا خیر لک  
 بَیْنَ الْعُلَمَاءِ الْعَسَاوِلِیْنَ اَنْتَ و لَدِیْ  
 بِمُسْکَنَةٍ فِیْ اَیَّامِ عِسْرَتِیْ نَوَ شِیْرَتِیْ  
 الْعَسَاوِلِ الْمَعْرُوْفِ وَاِنَّمَا اُخْتَلَفُوْا  
 فِیْ زَمَانٍ فِیْ لَدُنِّیْ عَلَیْ ثَلَاثَةِ  
 اَسْوَالٍ اَحَدُهَا اَنْتَ و لَدِیْ لَاشِیْ  
 عَشْرٌ لِّکَیْلَةٍ خَلَّتْ مِنْ شَهْرِ رَجَبِیْ  
 الْاَوَّلِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ الشَّارِقِیْ

جنت کے ہر درود و یار پران کا نام احمد رکھا ہوا ہے  
 سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے  
 ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے زیارہ مکرم  
 نہ کوئی مخلوق پیدا کی اور نہ ان سے بڑھ کر  
 کسی کو وجود ملا اور نہ ان سے بہتر کوئی  
 جان پیدا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے کسی  
 مخلوق کی بجز آپ کے قسم نہ کھائی چنانچہ  
 فرمایا قسم ہے اے محمد آپ کی بقا اور  
 آپ کی حیات کی۔ اور اسمیں کسی عالم  
 کا اختلاف نہیں ہے کہ آپ مکہ مکرمہ  
 میں مشہور فارس کے بادشاہ نوشیروان  
 عامل کے زمانہ میں پیدا ہوئے البتہ  
 آپ کے زمانہ ولادت کے بارے میں



لِسَمَاتٍ خَلَقَتْ مِنْهُ قَالَهُ عَكْرَمَةُ  
وَالثَّالِثُ لِلْيَكِينِ خَلَقَتْ مِنْهُ قَالَهُ  
عَطَاءُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَآيُضاً  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
قَالَ قُلُوبُ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْأَشْنِثِ وَالْعَرَجِ  
بِالْعَرَجِ يَوْمَ الْأَشْنِثِ وَهَاجَرَ  
يَوْمَ الْأَشْنِثِ وَشَوْفِي يَوْمَ الْأَشْنِثِ  
طَابَتْ الْقُلُوبُ غُفِرَتْ الذُّنُوبُ  
مُسْتُرَتْ الْعُيُوبُ كُشِفَتْ الْكُرُوبُ  
بِلِقَاءِ الْمُحِبُّوبِ طَابَتْ الْأَرْوَاحُ  
عَاشَتْ الْأَشْبَاحُ زَالَتْ الْأَثْرَاحُ  
مَنَّتِ الْأَفْرَاحُ أَشْرَقَتِ الْبَطَاحُ  
يَا نُورَ سَيِّدِ الْمَلَاحِ ،

تین مختلف قول ہیں۔ ایک یہ کہ آپ  
بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔  
دوسرے یہ کہ آپ ۸ ربیع الاول کو  
پیدا ہوئے یہ عکرمہ کا قول ہے اور تیسرے  
یہ کہ آپ ربیع الاول کی تیسری رات میں  
تولد ہوئے یہ عطا کا قول ہے۔ لیکن  
پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ نیز سیدنا ابن  
عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی دو شنبہ کو  
ہے اور معراج بھی دو شنبہ کو اور ہجرت  
بھی دو شنبہ کو اور دنیا سے رحلت بھی  
دو شنبہ کو ہے دل مسرور ہوئے گناہ  
بخشے گئے؛ عیوب چھپائے گئے، سختیاں

اٹھائی گئیں یہ سب صدقہ ہے دیدار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سید الملاح  
صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے رو صیں خوش ہوئیں، قلوب نے زندگی پائی، غم و فکر  
جائے رہے، فرحت و سرور اور مشکلاخ زمینیں نور سے جگمگا اٹھیں صلوٰۃ اللہ علیہ

# ایم رضاعت کا بیان

رَضَاعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قِيلَ وَكُنَّا عَرَضُ الْمَرَامِضِ عَلَى النَّبِيِّ  
السَّامِيِّ وَ الشَّرِيفِ النَّهَارِيِّ أَعْرَضَتْ  
عَنْهُ النِّسَاءُ إِلَّا مِنْ اخْتَارَ هَاهُنَا لِرَضَاعِ  
وَوَقَّعَهَا فَتَشْرِيءُ أَوَّ السَّعَادَةِ  
لِعَلِمَةِ الشَّعْدِ يَتِي فَفَارَتْ بِالْقَصْدِ  
وَالْأُمْنِيَّةِ لِأَنَّهَُا حَارَتْ مَصَابِتِ  
الرَّهَاتِ وَ أَخَذَتْ سَبْقَهَا جَعَلَ  
الْحِلْمُ فِي حَلِيمَةٍ وَ اللَّهُ رَزَقَهَا  
قِيلَ وَكُنَّا حَلَّتْ عَلَى أَتَانِهَا وَ  
قَعَدَتْ الرَّحِيلَ إِلَى أَكْطَانِهَا وَ  
الْجَمَالَ قَدْ طَوَّعَهَا كَانَتْ رَأَى  
مَرَّتْ بِهَا عَلَى وَ أَوْ تَابِيبِ الْخَفَرِ  
بِبَرَكَتِهِ وَ تَسْمَحُ الْأَحْجَارُ تَنْطِقُ  
بِسَلَامِهَا عَلَيْهِ وَ الْأَشْجَارُ تَخْرِبُ بِأَ  
غَضَائِهَا إِلَيْهِ وَ الْحَسَدُ هَرَقْدُ  
أَبَدَتْ غَيْظَهَا وَ حَمْدُهَا وَ لَسْنَا  
وَصَلَتْ بِهَا الْمَنَازِلُ وَ قَدْ حَصَلَ  
الشَّرَفُ لِلنَّازِلِ رَأَتْ الْأَرْضُ قَدْ  
لَبَسَتْ حِلْيَةً مَاءً وَ خَلَعَتْ خَلْقَهَا

مردی ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو دودھ پلانے والی عورتوں کے سامنے  
لایا گیا تو ان عورتوں نے (یتیم جاہلک)  
اعراض کیا مگر اس عورت نے دودھ  
پلانے کے لیے قبول کر لیا جسے اللہ  
تعالیٰ نے اس کی توفیق بخشی چنانچہ یہ  
نیکبختی کا جھنڈا، حضرت سعدیہ حلیمہ کے  
نصیب میں آیا اور وہ اپنے مقاصد و تمنا  
کی تکمیل میں کامیاب ہو گئیں۔ اس لیے  
کہ انہوں نے اس سعادت کے حصول  
میں سبقت کی اور اسی بنا پر حلم سے حلیمہ  
ان کا نام ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا  
حلم دیا کہ مردی ہے جب انہوں نے  
حضور کو گود میں لے کر اپنی سواری  
(گوش دراز) پر سوار ہو کر وطن کی طرف  
کو چل کر نئے کا قصد کیا اور قافلہ چلنے  
لگا تو جب بھی جس خشک وادی پر یہ  
قافلہ پہنچتا تو حضور کی برکت سے وہ  
سرسبز و شاداب ہو جاتا اور وہ حضور  
کو سلام کرنے کی آواز پتھروں سے سنیں اور



وَسَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ بُشِّرَ الْيَا حَلِيمَةَ بِمَوْتِ نَوْيٍ مَادِي جَمِيعِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَفِرْقَهَا  
وَلَمْ تَزَلْ فِي بَرَكَاتِهِ، قَالَتْ حَلِيمَةُ وَنَقْدُ أَخَذَتْهُ وَ مَا فِي شَيْءٍ يِي وَ زِلَّتْ وَ  
نَقْدُ كُنْتُ النِّسَاءُ نَسِرْتُ إِلَى وَ أَوَّلًا هُنَّ حَتَّى أَرْضَعْنَهُنَّ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَلِكَ وَ نَقْدُ  
حَبَّتْ عِنْدِي شَيْءًا لَا نَجِدُ فِيهِ مَنَ شَرِبْتُ وَ لَا مَا نَعْمَلُهُ أَنْ مَا فَوَّضْتُ لِقَدِّ  
وَ مَنَعْتُ يَدَهُ الْمُبَارَكَةَ عَلَى الْأَغْنَامِ فَجَلَبْتُ مَا حَقَّقْنَا لِأَرْبَعِينَ بَيْتًا فِي تِلْكَ  
الَّيْلَةِ وَ كُنْتُ إِنْ أَرْضَعْنَهُ فِي الْمَنْزِلِ اسْتَعْنَى بِهِ عَنِ الْمَصْبَاحِ وَ نَقْدُ قَالَتْ  
لِي أُمُّ خَوْلَةَ السَّعْدِ بِنْتُ أُمِّ قَدِيدٍ بِنْتُ النَّارِ فِي مَنْزِلِكِ طَوَّلَ اللَّيْلَ فَقُلْتُ لَا  
وَ اللَّهِ لَا أَقْدُ نَارًا وَ بَلَكِنَّ نَوْيَ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) قَالَتْ  
وَ كَانَتْ لِي مِنَ الْأَغْنَامِ سَبْعَةٌ فَبَقِيتُ بِبَرَكَتِهِ مَائَةً وَ نَقْدُ حَصَلَ لِي مِنَ الْخَيْرِ  
حَتَّى كَانَ الْقَصَالِيكُ يُعِيشُونَ فِي كَثْفِي وَ حَمَلْتُ أَغْنَامِي الْجَمِيعَ فَقَالَتْ نِسَاءُ بَنِي  
سَعْدٍ مَا شَأْنُ حَلِيمَةَ فَقَدْ كَثُرَ خَيْرُهَا وَ كَثُرَتْ أَغْنَامُهَا وَ نَحْنُ لَمْ تَكُنْ لَنَا  
شَاةٌ وَ اسْدَقَتْ قَالَتْ حَلِيمَةُ فَنَسِيَ الْقَوْمُ أَغْنَامَ مُحَمَّدٍ وَ قَالُوا ائْتُونِي  
عَلَيْنَا مِنْ أَبْرَكَاتِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) قَالَتْ فَضَلَّتْ رَجُلِي  
فِي الْحَوْضِ وَ سَقَيْتُ فَحَمَلْتُ الْغَنَمَ جَمِيعًا وَ كَثُرَ الْخَيْرُ عَلَى الْخَيْرَانِ بِبَرَكَتِ مُحَمَّدٍ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَ كَانَتْ إِنْ أَنْتَبَتْ فِي اللَّيْلِ يَطْلُبُ الرِّضَاعَ يَنْزِلُ الْقَمَرُ  
وَ شَاغِلَةٌ وَ يَقُولُ مُبْحَبَاتِ اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَيَقُولُ الْبَيْتُ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لَا  
أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ قَالَتْ وَ كُنْتُ مَعَهُ فِي  
سُرٍّ عَظِيمٍ مَا غَسَلْتُ لَهُ بَوْلًا قَطُّ إِلَّا طَهَارَةً وَ نَظَافَةً وَ نَقْدُ كُنْتُ أَسْأَلُ  
اللَّهَ تَعَالَى بِسْمِ الْعَوَالِمِ فَتَقْضَى قَالَتْ حَلِيمَةُ شَرِيفًا خَرَجَ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ  
مَعَ وَ لَدِي خَمْرَةٌ لِي عَلَى الْأَغْنَامِ قَالَتْ فَلَمَّا أَنَا كَلْتُ وَ إِذَا أَبُو لَدِي خَمْرَةٌ  
يَقُولُ يَا أُمَّاهُ رَأَيْتُ أَخِي مُحَمَّدًا ابْنَ الْحَجَّازِ إِنْ أَوْقَفَ بِقَدِّ مِيٍّ فِي الْوَادِي  
الْيَاسِ اخْضَرَّ نَوْقَتُهُ وَ مَاعَتُهُ وَ إِنْ أَنَا مَرَفَ الشَّمْسِ يَا نَيْسَ غَسَمَاتُ  
فَنَظَلْنَا وَ يَا نَيْسَ الْوَحْشُ فَيَقْبِلُ أَقْدَامَهُ وَ إِنْ أَمَشَى عَلَى الرَّمْلِ لَا

درختوں کی ٹہنیاں آپ کی طرف جھک کر سلام کرتیں اور حامدین نے اس پر اپنے بغض و حسد کا اظہار کیا۔ پھر جب وہ اپنی آبادی میں پہنچیں اور اپنے گھر داخل ہوئیں تو زمین کو دیکھا کہ اس نے اپنا نیا لباس پہن لیا ہے اور پرانا لباس اتار دیا ہے یعنی زمین سرسبز و شاداب ہو گئی ہے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور کو لیا تھا اس وقت میری چھاتیوں میں بہت کم مقدار میں دودھ تھا لیکن اس کے بعد دودھ کی اتنی فراوانی ہو گئی کہ دوسری عورتیں اپنے بچوں کو لیکر میرے پاس آئیں میں انکو بھی دودھ پلا دیتی تھی۔ ہمارے پاس کچھ بکریاں تھیں مگر ان میں اتنا دودھ نہ تھا جسے ہم پی سکیں یا ممکن اور پیو وغیرہ بنا سکیں لیکن خدا کی قسم میں نے جس دن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک ان کے غلوں کو چھوا اس رات سے ان میں اتنا دودھ میں دہنے لگی کہ چالیس گھروں کے لیے کفایت کرتا تھا اور جب میں حضور کو دودھ پلاتی تھی تو گھریں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا بھی کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو؟ میں نے کہا بخدا میں آگ تو روشن نہیں رکھتی لیکن یہ نور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس صرف سات بکریاں تھیں۔ جو آپ کی برکت سے بڑھ کر قنوت تک ہو گئیں اور مجھے اتنی خیر و برکت حاصل ہوئی کہ غریب لوگ میرے یہاں زندگی گزارنے لگے جب میری تمام بکریاں گاہن ہوئیں تو میرے قبیلے کی عورتیں تعجب کہنے لگیں کہ حلیمہ کی عجیب شان ہے کہ انکے یہاں خیر و برکت کی اتنی فراوانی ہے کہ ان کی تمام بکریاں گاہن ہو گئیں اور ہماری ایک بکری بھی گاہن نہ ہوئی، حضرت حلیمہ فرماتی ہیں قبیلہ کے لوگ اپنی بکریوں کو میرے پاس لائے اور کہنے لگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عنایت فرمائیے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے حضور کے قدم ہائے مبارک کو پانی کے ایک حوض میں دھوا اور وہ پانی ان کی بکریوں کو پلا دیا۔ چنانچہ سب کی سب وہ بکریاں گاہن ہو گئیں اور ہمسایوں میں بھی خیر و برکت حضور کے طفیل بڑھ گئی۔



أَشْرَكَ يَبْنِي وَإِنَّا مَشْنُو عَلَى الصَّخْرِ يُعَوِّضُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ كَالْعَجَبِينَ قَالَتْ حَلِيمَةُ  
 يَا وَلَدِي تَوَمَّنْ بِأَخِيكَ خَيْرًا وَلَا تَعْلُدْ أَحَدًا بِهَا ذَكَرْتَهُ قَالَتْ حَلِيمَةُ  
 ثُمَّ إِنَّهُمَا خَرَجَا عَلَى عَاقِبَتِهِمَا بَيْنَهُمَا أَنَا مَكَّةَ وَإِنَّا ابْنُ وَلَدِي صَمْرَةَ هَرِيشَةَ  
 صَارِخًا يَقُولُ يَا أُمَّاهُ يَا أَبَاهُ أَن رِيَّ أَخِي مُحَمَّدًا إِنَّ الْجَارِي فَقَدْ أَرَا  
 فَمَا أَفْطَكُمَا تُلْهِقَاهُ الْأَمَقْتُ قَالَتْ حَلِيمَةُ فَاثْمَهُمَا فَإِنَا هُوَ قَائِمٌ مُنْتَقِعٌ  
 اللَّوْنِ عَلَى ذُرَى وَجْهِ جَبَلٍ مَسَالِمًا مِنْ الْأَسْوَالِ فَضَمَمْتُ إِلَى صَدْرِي فِي  
 قَبْلَتِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ يَا جَبِيئِي مَا الَّذِي أَصَابَكَ قَالَ خَيْرٌ يَا  
 أَبَاهُ بَيْنَهُمَا نَحْنُ وَافِقُونَ إِنْ أَتَيْتُ عَلَيْكَ ثَلَاثَةَ نَفَرَاتٍ وَجُوهُهُمْ  
 الْقَمَرُونَ فِي يَدِ أَحَدٍ هَسْمًا بَرِّيئًا مِنَ الْجَوْرِ هَرَمَلَاتٌ مِنَ الشَّلْجِ  
 الْمَذَابِ بِمَاءِ الْكُوْنِ فِي يَدِ الْآخِرِ مِنْدِيلٌ مِنَ السُّنْدُسِ الْأَخْضَرِ  
 فَاحْتَمَلُونِي وَصَعِدُوا إِلَى هَذَا الْجَبَلِ فَأَصْجَحُونِي عَلَى الْأَرْضِ بَطِيفًا  
 وَشَقِيًّا بَطْنِي شَقًّا خَفِيفًا ثُمَّ أَخْرَجُونِي أَقْلِي وَشَقُّوهُ فَلَمَّا جَدُّ  
 لَذَائِكَ أَلَا ثُمَّ أَخْرَجُونِي مِنْهُ عُلْقَةً سَوْدَاءَ فَرَمَوْا بِهَا وَقَالُوا  
 هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ فَمَا بَقِيَ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سَبِيلٌ ثُمَّ غَسَلُوا  
 قَلْبِي وَشَاوَهُ طَبِيبًا وَقَالَ لَهُ دَفِيقًا أَمْلَأْهُ كَمَا أَمَرْتُ بِالْجِلْمِ وَالْعَلِي  
 وَالرَّضْوَانِ ثُمَّ رَدُّوا إِلَى مَكَانِهِ فَالْتَمَأَ شَقِيٌّ وَصَدْرِي كَمَا كَانَ  
 فَفَقِمْتُ فَجِئْتُ سَالِمًا بِقُدْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَتْ حَلِيمَةُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 حَيَّاكَ وَعَافَاكَ ثُمَّ أَخَذَتْ مُحَمَّدًا وَقَبَّلَتْهُ وَحَمَمَتْهُ إِلَى صَدْرِي  
 وَجِئْتُ بِهِ إِلَى جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَسَلَّمْتُ إِلَيْهِ وَخَرَجْتُ مِنْ  
 خَمَانٍ كَقَفَالَتِهِمْ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور جب دُوحہ کی خواہش میں راست میں بیدار ہوئے  
 تو چاند اتر کر آپ کو پہلاتا اور عرض کرتا ”سبحان اللہ والحمد للہ“ اور نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اتنا اور اضافہ میں کہتے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم“ وہ فرماتی ہیں میں حضورِ اکرم کی معیت میں بڑی خوش و خرم رہتی تھی۔ فرماتی ہیں میں نے کبھی آپ کے پیشاب کو نہ ہویا مگر صرف نظافت و پاکیزگی کے خیال سے اور آپ کے توسل سے ہی جو حاجت خدا سے مانگتی وہ ضرور پوری ہو جاتی تھی۔ بیان کرتی ہیں کہ جب بھی آپ میرے لڑکے ضمہ کیساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لیجاتے تو راپسی پر میرے لڑکے مجھے کہتے اے ماں! میرے بھائی محمد حجازی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کسی خشک دادی میں قدم رکھتے تو وہ دادی اسی وقت سرسبز ہو جاتی اور جب آپ دھوپ میں آرام فرماتے تو ایک بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور جنگلی جانور اگر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے اور جب آپ ریت پر چلتے تو آپ کا نشان قدم ظاہر نہ ہوتا اور جب آپ پتھر پر چلتے تو پتھر (موم کی مانند بکر) آپ کے نشان قدم کو نلے لیتا۔ جطرح خمیری کٹے ہیں نشان پڑتا ہے حلیمہ نے جواب دیا کہ اے بیٹے! یہ میرے بھائی صاحب خیر و برکت ہیں۔ جو کچھ تو نے دیکھا اور بیان کیا ہے اس کی کسی کو خبر نہ کرنا پھر آپ روزانہ اسی طرح میرے لڑکے ضمہ کے ساتھ جانے لگے۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن عادت کے مطابق دونوں گئے اور میں گھر میں ہی رہی تو اچانک میرا لڑکا چیختا چلاتا آیا اور کہنے لگا اے اماں اور اے ابا میرے حجازی بھائی کی تد کو پہنچے وہ مبتلائے مصیبت ہو گئے ہیں اور میں خیال نہیں کرتا کہ تم دو گ ان سے زندہ ملو بھی یا نہیں کیونکہ غالباً وہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ حلیمہ بیان کرتی ہیں کہ ہم فوراً دوڑتے بھاگتے پہنچے دیکھا کہ آپ بے فکر ہر طرح محفوظ پاؤں کے ایک ٹیلہ پر کھڑے ہیں اور آپ کا رنگ متغیر ہے۔ میں نے آپ کو اپنے سینہ سے چمٹا لیا اور آپ کی آنکھوں کا بوسہ لیا پھر میں نے پوچھا اے میرے جیب آپ کو کیا مصیبت پہنچی تھی نہ سرمایا لے ماں خیر ہے۔ ہم کھڑے تھے کہ اچانک تین شخص نمودار ہوئے جن



کے چہرے چاند کی مانند منور تھے اور ایک شخص کے ہاتھ میں جواہرات کا  
آفتاب جو آب کو تر سے پگھلائے ہوئے برف کے پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرے  
کے ہاتھ میں سبز حریر کا رد مال تھا وہ مجھے اٹھا کر اس پہاڑ پر لائے اور  
باہستگی زمین پر ٹا کر میرے سینہ کو خفیف چاک کیا جسکی مجھے ذرہ بھر درد  
تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ پھر سینہ سے سیاہ گوشت کا ٹھٹھا نکال کر پھینک  
دیا اور کہنے لگے یہ شیطان کا اندرونی حصہ ہے اب تم پر شیطان کا کوئی تسلط  
باقی نہیں رہا۔ پھر میرے دل کو اس پانی سے غسل دیا اور ایک نے رد مال سے  
خشب کر کے اسے خوشبو سے معطر کیا اور اس سے اس کے ہمراہی نے کہا کہ حکم  
الہی کے مطابق اسمیں علم، عیلم اور فضلے الہی سے بھر دو، پھر اسے اپنی جگہ رکھ  
دیا اور میرا سینہ برابر ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا۔ اب میں قدرت الہی سے صحیح سالم  
کھڑا ہوں اس پر علیمہ سعیدیہ نے کہا اس اللہ کی حمد جس نے آپ کو زندہ رکھا  
اور صحت عطا فرمائی۔ پھر میں نے ان کو پکڑا بوسہ دیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور  
انہیں ان کے دادا سیدنا عبدالمطلب کے حضور لے کر آگئی اور ان کے سپرد کر دیا۔  
اور میں اپنی ذمہ داری اور کفالت سے بری الذمہ ہو گئی واللہ شہد العلیین۔

رمیلا دالبئی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب  
میں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے  
اور یہ عمل حسن ہمیشہ سے حرمین شریفین  
یعنی مکہ و مدینہ مصر و یمن و شام تمام  
بلا و عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے  
رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے  
اور رمیلا دالبئی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحفیں  
تاکم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔  
اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی

وَقَدْ بَسِطَ الْكَلَامُ فِي تَرْغِيبِ مَوْلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَالِ  
أَهْلَ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ وَالْمَعْرُوفِ  
الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعَرَبِ  
مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ يَحْتَفِلُونَ بِمَجْلِسِ  
مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَيَفْرَحُونَ بِقَدْوَةِ هِلَالِ شَهْرِ  
رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَيَعْتَمِدُونَ وَيَلْبَسُونَ  
بِالْثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ وَيَتَزَيَّنُونَ

بِأَنْوَاعِ الرَّحْمَةِ وَ يَسْطِيقُونَ وَ  
يَكْتُمُونَ وَ يَأْتُونَ بِالتَّرْوِ فِي هَذِهِ  
الْأَيَّامِ وَ يَبْدُلُونَ عَلَى النَّاسِ بِمَا كَانَتْ  
عِنْدَهُمْ مِنَ الْمَقْرُوبِ وَ الْأَجْنَاسِ  
وَ يَهْمُونَ أَمَّا مَا نُلِيْنَا عَلَى السَّمَاءِ وَ  
الْقِرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَ سَلَّمَ) وَ يَأْتُونَ بِذَلِكَ أَجْرًا حَسَنًا  
وَ قُوَّةً عَظِيمًا وَ مَنَاجِرَ عَن ذِكْرِ  
اللَّهِ وَ جِدِّ فِي ذِكْرِ الْعَالَمِ كَثْرَةُ الْخَيْرِ  
وَ الْبُرْكَاتِ مَعَ السَّلَامَةِ وَ الْعَافِيَةِ وَ  
سَعَةِ الرِّزْقِ وَ اِزْدِيَاوِ الْمَالِ وَ الْأَوَّلَادِ  
وَ الْأَحْفَادِ وَ وَ اِمْرَأَاتِ الْأَمَنَةِ وَ الْأَمَانِ  
فِي الْبِلَادِ وَ الْأَمْصَارِ وَ السُّكُونِ  
وَ الْقَرَارِ فِي الْبُيُوتِ وَ النَّاسِ بِبُرْكَاتِ  
مَوْلِدِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ)

سلامتی و عافیت، کثارتِ رزق، مال و دولت، اولاد اور پوتوں کو اسوں میں زیادتی  
ہوتی ہے اور آبادی و شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و  
قرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔  
وَ قَدْ سَمِعْتُ أَنَّكَ كَانَتْ رَجُلٌ يَبْعُدَانِ وَ  
كَانَ يَضَعُ فِي كُلِّ مَسْنَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ  
(صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ) وَ فِي جِدَارِهِ  
يَهْوِي يَتَمَكَّرُ مَتَّعِيَةً فَقَالَتْ  
مُعْجِبَةٌ لِرُزُوحِهَا مَا بِأَلْ جَارِنَا الْمُسْلِمِ

خوشیاں مناتے، غسل کرتے، عمدہ عمدہ  
لباس پہنتے، زیب و زینت اور  
آراستگی کرتے، عطر و گلاب چھڑکتے  
سر پہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی  
مسرّت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میر  
ہوتا ہے نقد و جنس وغیرہ میں سے خوب  
دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں  
اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر  
بہت زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں  
اور اس اظہار مسرّت و خوشی کی بدولت  
خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت حاصل  
کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے  
تجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے  
کہ جس سال یہ محفل پاک منعقد کیا  
جائے اس سال میں خوب خیر و برکت  
سلامتی و عافیت، اولاد اور پوتوں کو اسوں میں زیادتی  
ہوتی ہے اور آبادی و شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و  
قرار، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔

ایک روایت مشہور ہے کہ بغداد میں  
ایک شخص تھا جو ہر سال میلاد النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم کی محفل کرتا تھا۔ اور  
اس کے پڑوس میں ایک یہودی غور  
انتہائی بد اور متعصب بھی رہتی تھی اس



يَذُلُّ مَا لَا يَنْزِلُ لَا يَنْفِقُ أَمْوَالًا كَثِيرَةً وَ يَتَصَدَّقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ  
 الْمَسَاكِينِ وَ يُطْعِمُ بِأَنْوَاعِ الطَّعَامِ فِي مِثْلِ هَذَا الشَّهْرِ فَمَا حَالُهَا فَقَالَ لَهَا  
 زَوْجُهَا الْعَدُوُّ يَزْعُمُ أَنَّ نَبِيًّا فِي لَدُنِ هَذَا الشَّهْرِ فَيُصْنَعُ مَوْثُودٌ أَلَا وَ  
 يَكُونُ بِدَلِّكَ عِنْدَهُ فَرَحَةً فِي سُرُورٍ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُ  
 تَكَرَّتِ الْيَهُودُ فِي ذَلِكَ وَ أَقْبَلَ عَلَيْهَا اللَّيْلُ فَأَمَّتِ الْيَهُودُ بِسَيِّئِ  
 فَإِنْ أَبْرَجِلْ كَثِيرًا الْأَنْوَارِ وَ حَوْلًا جَمَاعَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَرَأَتْ وَ تَعَجَّبَتْ  
 وَ سَأَلَتْ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ هَذَا الَّذِي أَرَاهَا عَزَّ وَ أَكْرَمَ فَيَكْمُ فَقَالُوا  
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ( صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ) فَقَالَتْ هَذَا أَنْ أَكْهَبْتُ  
 يُحْلِمُنِي هُوَ قَالُوا النِّعَمَ فَقَصَدَتْ الْيَهُودَ وَ تَقَدَّمَ مَتْنٌ وَ سَلِمَتْ عَلَيْهِ  
 وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهَا لَيْلِي يَا أُمَّةَ اللَّهِ فَبَكَتِ الْيَهُودُ فِي سَيِّئِ وَقَالَتْ  
 كَيْفَ تُجِيبُنِي وَ كَيْفَ تَقُولُ لِي لَيْلِي وَ أَنَا عَلَى غَيْرِ يَنِي فَقَالَ  
 لَهَا مَا أَجَبْتُ إِلَّا عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ هَدَى إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَدَّ يَدِيكَ فَرَأَيْتُ  
 أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّكَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَأَنْتَبَهَتْ مِنَ النَّوْمِ  
 وَ اسْتَيْقَظَتْ وَ هِيَ فَرِحَةٌ سُرُورًا مِنْ هَذَا الْمُنَافَرَةِ الَّتِي حَيْثُ رَأَتْ  
 فِيهَا سَيِّدَ الْإِنْسَانِ هَدَى إِلَيْكَ رُؤْيَا هَارَاتٍ أَصْبَحَتْ فَأَتَصَدَّقُ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمِيعِ مَا أَمْلَكَ مِنْ مَالٍ وَ أَصْنَعَ  
 مَوْثُودًا فَلَمَّا أَصْبَحَتْ وَ أَرَادَتْ أَنْ تُؤَدِّيَ بِهَا عَاهِدَتْ فَرَأَتْ رَحَ  
 زَوْجَهَا كُلَّ فَرَحًا مَبْشُرًا وَ عَانَمًا عَلَى بَدَلِ مَالٍ فَقَالَتْ لَزَوْجِهَا مَالِي  
 أَرَأَيْكَ فِي هِمَّتِي صَالِحَةٍ الْإِيمَانِ هَذَا فَقَالَ لَهَا زَوْجُهَا هَذَا الْإِحْدَى الَّذِي  
 أَسْلَمْتَ عَلَى يَدِ يَسَى الْيَسَارَةِ فَقَالَتْ رَحِمَكَ اللَّهُ مِنْ أَطْلَعَكَ عَلَى هَذَا  
 السِّرِّ الْمَكْنُونِ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَسْلَمْتُ بَعْدَكَ عَلَى يَدِ يَسَى فَقَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
 الَّذِي جَمَعَنِي وَ إِيَّاكَ عَلَى رَيْبٍ الْإِسْلَامِ وَ أَنْقَذَنِي وَ إِيَّاكَ مِنَ الشِّرْكِ  
 إِلَهًا لَمْ يَجْعَلْنِي وَ إِيَّاكَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

نے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا کہ ہمارے مسلمان پڑوسی کو کیا ہو گیا ہے جو وہ ہمیشہ اس مہینہ میں بہت بڑی دولت اور اپنا مال و زر فقیروں اور مسکینوں پر خرچ کیا کرتا ہے اور قسیم قسیم کے کھانے تیار کر کے نکھلتا ہے۔ تو اس عورت سے اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی اس مہینہ میں پیدا ہوئے ہیں تو یہ ان کی پیدائش کی خوشی میں یہ سب کچھ کرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کے نبی اس کے نزدیک مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہودی عورت نے اسے اس کا انکار کیا۔ جب یہودی عورت پر رات آئی اور وہ سو گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اچانک بہت ہی نورانی شخص شریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے صحابہ کی بہت بڑی جماعت ہے اس نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور ان کے کسی صحابی سے پوچھا یہ کون شخص ہیں۔ جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت و بزرگ دیکھ رہی ہوں انہوں نے فرمایا یہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ تو اس نے کہا کیا مجھے یہ بات کہیں گے اگر میں ان سے کچھ کہوں تو؟ صحابہ نے فرمایا ہاں! تو اس نے حضور کی طرف بڑھنے کا قصد کیا اور سامنے آکر سلام عرض کر کے کہا یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا اے اللہ کی بندی بییک (میں موجود ہوں) اس پر یہودی عورت رونے لگی اور کہنے لگی آپ مجھے کیوں جواب دیتے ہیں اور کیوں بییک فرماتے ہیں حالانکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور نے فرمایا میں نے تجھے جواب دیا ہے جبکہ میں نے جان لیا ہے کہ اللہ تجھے ہدایت فرمانے والا ہے پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اپنا دست مبارک دراز فرمائے اب میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی نگاہ کھل گئی اور وہ اپنے اس خواب سے از حد مسرور و خوش ہوتی تھی کہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور چونکہ اس نے نبی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر میں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



پر اپنا تمام مال و زر صدقہ کر دوں گی اور آپ کی محفل میلاد منعقد کرونگی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا ارادہ کیا تو اس وقت اس نے دیکھا کہ اس کا شوہر بھی نہایت ہشاش بشاش ہے اور اپنا تمام مال و زر قربان کرنے پر آمادہ ہے اس وقت اس نے اپنے شوہر سے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں ایک نیک ارادے میں راغب دیکھ رہی ہوں یہ کس کے لیے ہے اس نے اپنی بی بی کہا یہ تصدق اس ذات کے لیے ہے جس کے دست مبارک پر تم آج رات اسلام لا چکی ہو۔ اس عورت نے کہا اللہ تم پر رحم کرے تمہیں کس نے اس میری باطنی حالت پر مطلع کر دیا۔ اس نے کہا اس ذاتِ کیم نے جس کے دستِ اقدس پر تمہارے بعد میں اسلام لایا۔ اس عورت نے کہا اللہ ہی سزاوارِ حمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں دین اسلام پر جمع فرمایا اور ہم دونوں کو شرک و کفر اہی سے نجات دیکر دونوں کو امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گردانا والحمد للہ رب العالمین۔

## دُعائے خاتمہ

اللَّهُمَّ إِنَّا قَدْ حَضَرْنَا قِسْرَاءَ قَوْمٍ  
نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ فَأَقِمْ عَلَيْنَا بِبَرَكَتِكَ  
مَحَلَّ الْقَبُولِ وَالتَّكْرِيمِ وَاسْكُنَا  
بِحُزْمَتِهِ فِي جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاسْقِنَا  
مِنْ حَنْ مَبْنِيِّكَ مِنْ عِلْمِ الْعِلْمِ  
وَالْفُؤَادِ الْعَظِيمِ وَ  
مَتَّعْنَا فِي الْآخِرَةِ بِالنَّظَرِ إِلَى سِقَا  
وَجْهِكَ الْخَيْرِ نَبِيَّ اللَّهِ مُحَمَّدٍ  
بِحَاثِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِكَ

اے بارِ اللہ! ہم نے تیرے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد مبارک کو  
بڑھا ہے تو ہم پر اس کی برکت سے  
قبولیت و اکرام کی خلعت سے سرفراز  
فرما اور آپ نے جیب کے طفیل  
جناتِ نعیم میں ہمارا مسکن بنا اور ہمیں  
اس دن جبکہ بہت بڑی پیاس ہوگی  
اور شدید خوف لاحق ہوگا اپنے نبی کے  
سے سیراب فرما اور ہمیں آخرت میں اپنے

الْمُجْتَبَىٰ وَ أَمِينِكَ الْمُقَدَّسِ وَ بِاللَّهِ  
 وَ أَهْلِ بَيْتِهِ أَهْلِ الْقِدْقِ وَ الْعَلَقِ  
 وَ الْعِيَا وَ أَمْحَايِهِ أَهْلُ الْفَضْلِ وَ  
 الْجُودِ وَ الْوَحَاكُتِ اللَّهُمَّ إِنَّا مَعِينًا  
 وَ حَامِيًا وَ مُعَفِّيًا وَ بَقِيَّةُ نَسَبِ  
 الْحَبِيبَةِ نَعِيمًا وَ حَقُّ رَأْفِ غُرْفَا وَ أَرْزَاقِ  
 بَرَكَتِهِ قَبُولَ لَاقِ عِرَاقِ شَرْفَا  
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَسُوْكَ مَثَلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ  
 الْحَبِيبِ الْمُتَخَارِقِ إِلَهُ الْأَبْرَارِ وَ  
 أَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ إِنَّكَ تُكْفِرُ عَنْنَا  
 الذُّنُوبَ وَ الْأَثْقَالَ وَ الْأَفْذَارَ وَ  
 احْتَرَمْنَا مِنْ جَمِيعِ الْمَخَافِ فِي الْمَهَالِكِ  
 وَ الْأَخْطَارِ وَ تَقَبَّلْ مِنَّا مَا قَدَرْنَا  
 مِنْ نِيَّةِ أَعْمَالِنَا فِي التَّوْبَةِ الْأَجْهَارِ  
 وَ ارْحَمْنَا بِحَبْلِكَ يَا غَفُورُ يَا كَرِيمُ  
 يَا غَفَّارُ يَا غَفِيرُ اللَّهُمَّ إِنَّا وَدَّعْنَا  
 دُنْيَانَا وَ لِيْنَا نَحْنُكَ لِمُعْلَبِنَا وَ لِمَنْ  
 كَانَتْ سَبْعًا لِهَذَا الْجَمِيعِ الْعَظِيمِ وَ  
 رِعَابِيكَ الْعَافِيَّتِ وَ الْغَنَائِيَّتِ وَ  
 الْجَمِيعِ الْمَرْغُوبِ مَنِيَّتِ وَ الْمَوْدِيَّتِ الْإِحْيَاءِ  
 مِنْهُمْ وَ بِالْأَمْنِ أَنْتَ رَحِيمٌ عَوَا  
 نَقَامِي الْعَلَمَاتِ يَا مَنْ يَقْبَلُ  
 الشُّكْرَ بِتَعَمُّدٍ وَ بِغَيْرِهِ وَ بِغَيْرِهِ وَ بِغَيْرِهِ

و جبر کریم کے دیدار سے بہرہ ور فرما۔  
 اے اللہ! تیرے نبی مصطفیٰ اور رسول  
 مجتبیٰ اور امین مقتدی اور ان کی آل پاک  
 اہل بیت اطہار، اہل صدق و صفا، ضامن  
 حیا اور ان کے وہ تمام اصحاب جو صاحب  
 فضل و جود و وفا ہیں کے صدقہ میں ہم  
 تجھ سے سوال کرتے ہیں اے اللہ!  
 ہمارا مددگار و حامی اور حاجت رُو ہے  
 اور ہمیں بارخ جنت نصیب فرما کر دہان  
 کے حور و قصور رحمت فرما۔ اور  
 حضور کی برکت سے قبول و عزت اور  
 شرف عطا فرما۔ اے اللہ! ہم تجھ سے  
 صاحب اختیار نبی اور ان کی نیکو کار  
 اولاد اور ان کے پسندیدہ اصحاب  
 کو وسیلہ بنا کر تیرے حضور پیش کرتے  
 ہوئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں  
 کو معاف فرما اور ہماری معاصی و خطاؤں  
 کے بوجھ کو بخشدے اور ہمیں ہر خوف و  
 خطر اور ہلاکت کی جگہ سے محفوظ رکھ۔  
 اور جو کچھ ہم نے پیش کیا ہے خواہ  
 ہمارے اعمال ظاہرہ و باطنہ کتنے ہی  
 حقیر و قلیل کیوں نہ ہوں قبول فرما! اور  
 اپنی رحمت و غفران سے ہم پر رحم فرما



السَّيِّئَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ  
 سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا  
 يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اے معاف کرنے والے اے کرم فرمانے  
 والے اے بخشنے والے معاف فرما!  
 اے اللہ ہمیں اور ہمارے والدین و  
 مشائخ و اساتذہ اور ہر وہ شخص جو اس  
 اجتماع عظیم الشان میں شریک و سبب ہوا اور تیرے ہر حاضر و غائب بندے  
 اور تمام مومنین مرد و عورت اور تمام مسلمان مرد و عورت خواہ وہ زندہ ہوں یا مر  
 گئے ہوں سب کو بخشدے۔ بیشک تو ہی دعاؤں کو قبول فرمانے والا قاضی الحاجات  
 ہے۔ اے وہ ذات جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں  
 کو معاف فرماتا ہے اے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے (مترجم اور اس کے والدین  
 اساتذہ اور مشائخ پر) کرم فرما۔ سبحان رب العزت عما یصفون و سلام  
 علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین۔

بمنہ و کرمہ تعالیٰ جل شانہ اس میلاد مبارک کا ترجمہ آج مورخہ ۲ ذی الحجہ  
 ۱۳۸۴ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۶۵ء کو مکمل ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اسے قبول فرما کر توشہ آخرت بنا۔ آمین  
 فقیر غلام معین الدین نعیمی غفرلہ

میلاد شریف

محمد معین الدین

مترجم

۱۵ محرم ۱۳۸۵ھ جلد ۹  
 ۱۷ مئی ۱۹۶۵ء نمبر ۲

سوا دا عظم لاہور۔ رجب ثانی ۱۳۵۹ھ





يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

بر ذکر ولادت با سعادت و سرگشتگاننا علیہ التحننہ و التسلیہ  
المستحقین

# بیان المیلاد النبوی

لِلْمُحَدِّثِ اثْبَاتِ الْجَوْنِ

یعنی از تصنیف

علامہ ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی محدث - المتولد سنة ۵۱۰ المتوفى سنة ۵۹۷ھ

مترجمہ

فاضل حبیبیل علامہ مفتی حکیم سید غلام حسین الدین نعیمی (کاکا خیل)

ناشر

ادارہ نعیمیہ رضویہ، سواد اعظم موچی گیٹ لال کھوہ لاہور

مطبوعہ نعیمی پرنٹنگ پریس قیمت آٹھ آنے